تربیتی کتابچہ:

حق خودارادیت برائے خوراک

پیپلز کوالیشن آن فوڈ سورنٹی

اور

پیسٹی سائیڈ ایکشن نیٹ ورک ایشیا اینڈ دی پیسفک

ماڈیولز-حق خودارادیت برائے خوراک

مدیراعلیٰ :انتونیوتوہان جونیئر
ایشیاء پیسفک ریسرچ نیٹ ورک (اے پی آر این)

مصنف: جنیفرڈیل روساریو-مالونزو
آئی بون فاؤنڈیشن،انکارپوریٹیڈ۔

پروجیکٹ کورڈینیٹر:گلبرٹ ساپے
فوڈسورنٹی اینڈا یکولوجیکل ایگریکلچر پروگرام آف پیسٹی سائیڈایکشن نیٹ ورک ایشیاءاینڈدی پیسفک (پین اے پی)

لے آؤٹ،کورڈیزائن:مائیک سینٹی آگو

پہلاایڈیشن،مارچ2006

ترجمہ:روٹس فارایکوٹی،پاکستان۔ مارچ 2007،پہلاایڈیشن

اس اشاعت کوآزادی سے استعمال کیاجاسکتا ہے۔بشرطیکہ پیپلزکولیشن آن فوڈسورنٹی (پی سی ایف ایس) کا حوالہ استعمال کیاجائے۔اس ماڈیول کوبہتر بنانے کے لیے آپ کی رائے اورخیالات کوخوش آمدید کہاجائے گا۔

شامل مواد کی فہرست

پیش لفظ	III
تعارف	VI
مددگاروں/معاونین کے لیے ھدایت	VII
ماڈیول ۱ حق خودارادیت برائے خوراک کیا ہے؟	1
ماڈیول ۲ حق خودارادیت برائے خوراک: خوراک وزرعی پیداوار اور تقسیم کے لیے منصوبہ سازی	15
ماڈیول ۳ عوامی حق خودارادیت برائے خوراک کے لیے پالیسی پیروکاری	24
ماڈیول ۴ پیروکاری پر اختیاری باب	32

پیش لفظ

دنیا میں لاکھوں افراد کے لیے بھوک اور غربت روز بروز بڑھتی جارہی ہے جسے اب تک شکست نہیں دی جاسکی ہے۔ حالیہ عداد وشمار دیکھاتا ہے کہ صرف ایشیاء میں ہی ۵۰۰ ملین افراد مستقل بھوک کا شکار ہیں۔ ان افراد میں عورتیں اور بچے سب سے زیادہ بھوک سے اثر انداز ہیں۔

حق خودارادیت برائے خوراک کے نعرے کو دنیا بھر کی مزدور کسان تحریک نے انتہائی گرم جوشی سے قبول کیا ہے کیونکہ اس نعرے کا مرکزی نقطہ آبادیوں کے لیے خوراک کی پائیدار پیداوار ہے۔ اس کے علاوہ یہ نظریہ عالمگیریت کے نتیجہ میں حق خودارادیت برائے خوراک کو لاحق خطرات کا براہ راست جواب دیتی ہے۔

اس نظریہ کی حمایت میں پیسٹی سائیڈ ایکشن نیٹ ورک برائے ایشیاء پیسفک (پین اے پی) دیگر اشیائی سماجی تحریکوں اور تنظیموں کے ساتھ مل کر حق خودارادیت برائے خوراک کی متعلق ٹھوس پالیسی اور تجاویز کو پیش کرنے میں پیش پیش ہے۔ ہمارے اس عمل کا ایک بنیادی مقصد بھوک کے خاتمے اور حق خودارادیت برائے خوراک کے حصول کے لیے عوامی تحریکوں کو مضبوط بنانا ہے۔

حق خودارادیت برائے خوراک کے حوالے سے تحریری مواد کی شدید قلت ہے۔ اس لیے ان ماڈیولز کی اشاعت اس موضوع پر مزید مواد کی تیاری کے لیے ایک ضروری قدم ہے۔

عوامی اتحاد برائے حق خودارادیت برائے خوراک (پیپلز کوآلیشن آن فوڈ سورنٹی یا پی سی ایف ایس) جس کی میزبانی کے فرائض پین اے پی کے لیے فخر کا باعث ہے، حق خودارادیت برائے خوراک کے مہم میں چند کلیدی نیٹ ورک میں سے ایک ہے۔

یہ ماڈیولز اس نیٹ ورک کے سالوں کے کام کا ایک نتیجہ ہے۔ اس کی اشاعت سے پہلے اس موضوع پر سلسلہ وار مضامین کی اشاعت ہوئی۔ اس کے علاوہ عوامی اتحاد کے ممبران کے تعاون سے حق خودارادیت برائے خوراک پر ورک شاپس،

حکمت عملی کے لیے اجلاس، میٹنگ اور کانفرنس، کارواں، تقاریر کا انعقاد بھی کیا گیا۔ ان میں سے ایک حق خودارادیت برائے خوراک کی تربیت دینے والوں کی تربیت (ٹریننگ آف ٹرینرز) بھی شامل تھی جیسے ایشیاء پیسفک ریسرچ نیٹ ورک (اے پی آر این)، پین اے پی اور عوامی اتحاد برائے حق خودارادیت برائے خوراک (پی سی ایف ایس) نے مشترکہ طور پر منعقد کیا۔ یہ تربیتی ورک شاپ کلکتہ، ہندوستان میں ستمبر ۲۰۰۴ میں منعقد ہوئی جس کی میزبانی انسٹی ٹیوٹ فار موٹی ویٹنگ سیلف ایمپلائمنٹ (آئی ایم ایس ای) ہندوستان نے کی۔ اس تربیتی ورکشاپ میں سماجی تحریکوں کے رہنماؤں کے علاوہ حق خودارادیت برائے خوراک سے متعلق کئی ایشیائی تنظیموں کے نمائندوں نے بھی شرکت کی۔

اس ٹریننگ کے لیے ان ماڈیولز کا ابتدائی خاکہ تیار کر لیا گیا تھا جسے شرکاء میں تین دن کی ٹریننگ کے دوران متعارف کرایا گیا۔ ٹریننگ کے دوران سیر حاصل مباحثے، گرما گرم تبادلہ خیال کو تحریری شکل دی گئی جسے ان ماڈیولز کی تیاری کے لیے بطور ابتدائی معلومات کے استعمال کیا گیا۔ اس ٹریننگ میں دیے گئے قیمتی مشورے اور تجاویز نے ان ماڈیولز کی تیاری میں ایک بنیادی کردار ادا کیا ہے۔

ماڈیولز کے خاکے کی تیاری اور تربیتی ٹیم کے ممبران میں انتو نیو توہان جونیئر (اے پی آر این)، گلبرٹ ساپے (پین اے پی) اور مارلو ابوجا (اے پی آر این) شامل تھے۔ ٹریننگ کی کاروائی کو دستاویزی شکل دینے کی ذمہ داری کیتھرین مانگو (آئی بون) نے ادا کی۔ پی سی ایف ایس نے آئی بون فاونڈیشن کے ذریعے ان ماڈیولز کو مزید بہتر شکل دی جواب اس اشاعت میں شامل ہیں۔ امید ہے کہ ان ماڈیولز کو حق خودارادیت برائے خوراک کے نظریہ کو مزید مقبول بنانے میں استعمال کیا جائے گا اور لوگوں کو اس پلیٹ فارم کے ذریعہ متحرک کیا جائے گا۔ پی سی ایف ایس ان ماڈیولز کی مدد سے مزید تربیتی پروگرام کا انعقاد کرے گا اور ہم امید کرتے ہیں ان ٹریننگ کی بنیاد پر ان ماڈیولز میں مزید بہتری آئے گی۔

سروجینی رینگم
ایگزیکیٹو ڈائریکٹر
پین اے پی (PAN AP)

تعارف

’’حق خودارادیت برائے خوراک‘‘ کا نظریہ ’’عالمگیریت‘‘ کے نظریہ سے اس لحاظ سے ملتا جلتا ہے کہ یہ دونوں نظریات مختلف لوگوں کے لیے مختلف معنے رکھتے ہیں، بہت سے سیاق وسباق میں استعمال ہوتے ہیں اور بے شمار مفہوم رکھتے ہیں۔حق خودارادیت برائے خوراک کے طالب علموں اور پیروکاری کرنے والوں کے لیے ضروری ہے کہ اس لفظ کی گہرائی اور پیچیدگی کا اقرار کرتے ہوئے کسی ابہام کا شکار نہ ہوں۔ وقت کی ضرورت ہے کہ حق خودارادیت برائے خوراک کو حکومتی سطح پر پالیسی سازی میں ایک اہم مقام دلوایا جائے۔خاص طور پر اس لیے کہ آج ہم دیکھ رہے ہیں کہ چھوٹے کاشتکاروں کی اکثریت بے زمین ہوتی جارہی ہے اور وہ اپنی جگہ پیداوار سے ہجرت پر مجبور ہوتے جا رہے ہیں، غربت اور بھوک میں اضافہ ہو رہا ہے اور پیداوار کے ذرائع پر سے ان کا اختیار ختم ہو رہا ہے۔

حق خودارادیت برائے خوراک کی بطور ایڈووکیسی رپیروکاری کی مقبولیت ابھی کرنی باقی ہے۔لیکن عالمگیریت کے جواب میں خودارادیت برائے خوراک بطور پالیسی تشہیر ایک نمایاں حیثیت رکھتی ہے، کیونکہ یہ وہ خلاء پر کرتی جس کی آج کل کے دور میں شدید ضرورت ہے۔ان کارکنوں کی مدد کے لیے جو حق خودارادیت برائے خوراک کو خوراک اور زرعی پالیسی سازی کا حصہ بنانا چاہتے ہیں اور اس کے علاوہ اس موضوع پر عوامی تعاون بڑھانے کے لیے یہ ضروری ہے کہ حق خود ارادیت برائے خوراک کے نظریہ کو سمجھا جائے، اس کے دیگر پہلوؤں کا گہرائی سے تجزیہ کیا جائے کہ اس کا مطالبہ کیوں کیا جائے اور اسے کیسے حاصل کیا جائے؟

مددگاروں/معاونین کے لیے ہدایت

اس نصاب کو دو دنوں میں مکمل کیا جائے۔ یہ ایک بین الاقوامی نوعیت کا نصاب ہے تاہم اس میں یہ لچک بھی ہونی چاہیے کہ شرکاء یہ مقامی اور ملکی مسائل پر تبادلہ خیال کریں۔ یہ نصاب ایسے افراد کے لیے ہے جو خوراک اور زراعت کے مسائل کے حوالے سے کام کر رہے ہیں اور حق خودارادیت برائے خوراک پر پیروکاری کرنے کا ارادہ رکھتے ہوں۔ یہ نصاب میں ایسے شرکاء کو شامل کرنا چاہیے جن کی علمی صلاحیت/تجربہ اس قابل ہو کے مختلف نظریات اور مسائل کا فہم رکھتے ہوں تا کہ مباحثوں میں پورے طور پر شریک ہوسکیں۔

ماڈیولز کا استعمال

یہ ماڈیولز اہم نظریات اور مسائل کی وضاحت، حکمت عملیوں کی نشاندہی اور حق خودارادیت برائے خوراک کے حصول کی مہم پر لائحہ عمل بنانے کے لیے ترتیب دیے گئے ہیں۔ یہ نصاب ایسے معاونین کے لیے مددگار ہے جن کا خوراک و زراعت کے مسائل، انسانی حقوق، عالمگیریت اور اس کے آلہ کار (ڈبلیو ٹی او، عالمی بینک، آئی ایم ایف) اور حق خود ارادیت برائے خوراک جیسے موضوعات کی جانکاری ہو۔ یہ ماڈیولز اس طرح تیار کیے گئے ہیں کہ معاونین کے لیے تربیت دینے میں مددگار ثابت ہوسکے۔ مقامی اور قومی مسائل کے پھیلاؤ کو مدنظر رکھتے ہوئے لوگوں کی شمولیت کو یقینی بنانا بھی اس کا ایک مقصد ہے۔

نصاب کے حصے

ماڈیول ۱

حق خود ارادیت برائے خوراک کیا ہے؟

مقاصد

۱۔ حق خودارادیت برائے خوراک اوراس سے متعلقہ نظریات کی وضاحت۔
۲۔ آج کے دور میں خوراک اور زراعت کے اہم مسائل پر جائزہ پیش کرنا۔
۳۔ عالمگیریت کے مقابلے میں حق خودارادیت برائے خوراک کے نظریہ کو بطور ایک متبادل نظام اجاگر کرنا۔

وقت: ۳ گھنٹے

۱۔ حق خودارادیت برائے خوراک کیا ہے؟

اقوام متحدہ سے وابستہ ''خوراک پر حق'' کے نمائندہ نے اپنی ایک رپورٹ میں حق خودارادیت برائے خوراک کو ان الفاظ میں بیان کیا ہے:

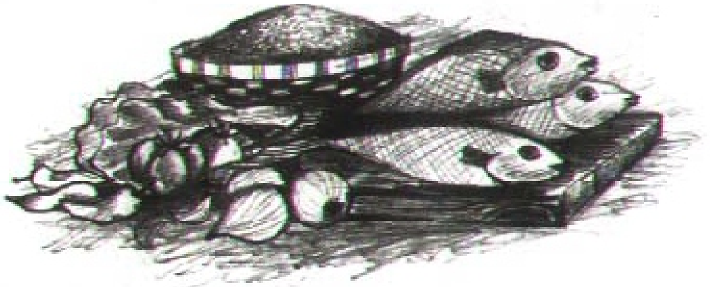

’’عوام، آبادیوں اور ملکوں کا حق ہے کہ وہ زراعت، ماہی گیری اور خوراک کے دیگر پیداواری نظام پر مکمل اختیار رکھیں۔ زرعی پالیسیوں کے لیے ضروری ہے کہ وہ عوام کی ماحولیاتی، معاشرتی اور معاشی ضرورتوں سے متابقت رکھتی ہوں۔‘‘

لا ویا کمپاسینا جو کہ دنیا بھر کے مزدور کسانوں کی نمائندہ تنظیم ہے نے حق خود ارادیت برائے خوراک کو اس طرح بیان کیا ہے: ’’دنیا کی تمام عواموں اور قوموں کا حق ہے کہ وہ اپنی زرعی اور خوراک کی حکمت عملی ترتیب دیں اور دوسرے ملکوں سے سستی غذا کو ملک کے اندر آنے سے روکیں۔‘‘

حق خود ارادیت برائے خوراک کا نظریہ ’’تحفظ خوراک‘‘ کے عام نظریہ سے کہیں آگے کی بات ہے۔ غذا کی تحفظ کا نظریہ صرف اتنا یقین دلاتا ہے کہ ضرورت کے مطابق غذا کی محفوظ پیداوار ہو، یہ جانے بغیر کے کیا، کہاں، کن طریقوں سے اور کس پیمانے پر غذا اگائی جارہی ہے۔

حق خود ارادیت برائے خوراک عوام اور آبادیوں کی آزادی اور قوت ہے جس کے ذریعہ وہ یہ حق جتلا سکتی ہیں کہ خوراک پر نا صرف ان کا حق کھانے تک محدود نہیں بلکہ انہیں اس بات کا بھی حق ہے کہ وہ اپنی مرضی سے خوراک کی پیداوار بھی کر سکیں۔ اس کے علاوہ ان طاقتوں اور کمپنیوں کے خلاف آواز بھی اٹھا سکیں جو عوام کی خوراک کے پیداواری طریقوں کو تجارت، سرمایہ کاری اور دیگر حکمت عملیوں کے ذریعے تباہ کر رہی ہیں۔

حق خود ارادیت برائے خوراک عوام کا ’’کھانے پر حق‘‘ منواتا ہے۔ اس حق کو عالمی ادارہ خوراک وزراعت (ایف اے او) مندرجہ ذیل طریقوں سے بیان کرتا ہے۔

* عوام کی خوراک تک مستقل اور مسلسل آزادانہ رسائی۔
* غذا کی فراہمی براہ راست، غذا کی شکل میں یا بالواسطہ نقد رقم کی صورت میں۔
* ضرورت کے مطابق معیاری غذا کی فراہمی۔
* صارفین کے ثقافتی اعتبار سے ہم آہنگ غذا۔

ایف اے او یہ بھی بیان کرتا ہے کہ دنیا کے تمام انسانوں کا حق ہے کہ وہ انفرادی اور اجتماعی سطح پر اچھی جسمانی اور ذہنی صحت حاصل کریں تا کہ وہ ایک بھرپور اور بلاخوف وخطر زندگی گزاریں۔ لیکن بھوک کا پھیلنا اور بدتر حالات کا ہونا

''خوراک پر حق'' کی خلاف ورزی کی طرف اشارہ ہے۔ ہندوستان دنیا کا واحد ملک ہے جہاں کم غذا کے شکار عوام کی سب سے بڑی تعداد پائی جاتی ہے، اس کے بعد چین کا شمار ہوتا ہے۔

ضرورت سے کم خوراک ملنے والے انسانوں کی ۶۰ فیصد تعداد ایشیاء و پیسیفک میں پائی جاتی ہے۔ اس کے بعد سب سہارا افریقہ میں ۲۴ فیصد اور لاطینی امریکہ میں ۶ فیصد ایسے افراد پائے جاتے ہیں۔ ہر سال اوسطاً ۴ء۵ ملین بھوک کے شکار افراد کا اضافہ ہوتا ہے جبکہ سالانہ بھوک کے شکار اور خوراک کم ملنے سے بالواسطہ یا بلاواسطہ تقریباً ۳۶ ملین افراد ہلاک ہو جاتے ہیں۔

کم خوراک کے شکار افراد

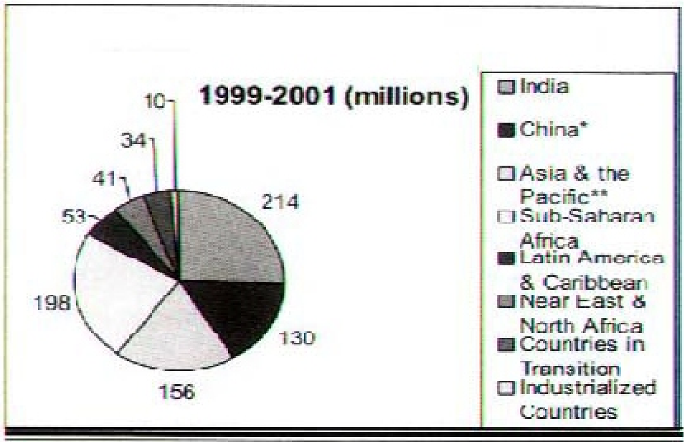

بھوک اور خوراک تک رسائی کے مسائل کو حل کرنے کے لیے اقوام متحدہ نے ایف اے او کے ذریعے فوڈ سیکورٹی (تحفظ خوراک) کی اصطلاح پیش کی جس کا مطلب ہر وقت ہر کسی کے لیے خوراک کی موجودگی ہے۔ اس خوراک کو مختلف معیار پر پورا ہونا ضروری ہے جس میں غذائیت، مقدار، معیار اور اقسام کے علاوہ ثقافتی قبولیت بھی شامل ہے۔
''تحفظ خوراک'' کی تعریف یہ غور کرنے میں ناکام ہوگئی ہے کہ ممالک میں غذا کی پیداوار اور عوام میں بنیادی غذا کی منصفانہ تقسیم کرنے کی کتنی صلاحیت ہے۔ یہ تشریح اس پہلو پر بھی غور نہیں کرتی کہ اس وقت کئی ترقی یافتہ ممالک تیسری دنیا میں اپنی مراعات یافتہ سستی زرعی پیداوار بڑی مقدار میں برآمد کر رہے ہیں۔ یہ سب کچھ ترقی یافتہ ممالک کی

اجازت اور حوصلہ افزائی سے آزاد تجارت کے نام پر ہورہا ہے۔ اگرچہ ''تحفظ خوراک'' ابھی تک حکومتوں اور بین الاقوامی اداروں کے وعدوں میں شامل ہے مگر اس کی ذمہ داری اور ذرائع ریاست کے ہاتھ سے لے کر منڈی کے ہاتھ میں دے دیے گئے ہیں۔

تحفظ خوراک کے حصول کے لیے بین الاقوامی ادارے مثلاً آئی ایم ایف، ورلڈ بینک، ڈبلیوٹی او نیو لبرل ازم یعنی آزاد تجارت پر مبنی حکمت عملیوں کا استعمال کررہے ہیں۔ تحفظ خوراک کے اس نئے نظریہ سے حتمی طور پر طاقتور ملکوں، زرعی تجارت کرنے والی کمپنیوں اور سرمایہ کاروں کو فائدہ پہنچ رہا ہے۔ آزاد تجارتی منصوبے یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ غریب ممالک کے لیے خود خوراک پیدا کرنے کے مقابلے میں سستی غذا درآمد کرنا تحفظ خوراک کے حصول کے لیے زیادہ بہتر طریقہ ہے۔ یہاں تک کہ ورلڈ بینک بھی زور دیتا ہے کہ تحفظ خوراک کے لیے آزاد تجارت لازمی ہے، کیونکہ یہ طریقہ کار دنیا کے وسائل کا بہترین استعمال ہے۔

حق خودارادیت برائے خوراک کے نظریہ کا ارتقاء

حق خودارادیت برائے خوراک کا تصور عالمی سطح پر سب سے پہلے ورلڈ فوڈ سمٹ ۱۹۹۶ء میں پیش کیا گیا۔ اس تصور کا مقصد عالمگیریت کے مقابلے میں ایک متبادل نظریہ پیش کرنا تھا۔ عوام کا غذا پر حق کو بنیاد بناتے ہوئے اس متبادل نظریے کو پیش کیا گیا۔ حق خودارادیت برائے خوراک عوام کی طرف سے پیش کردہ ''تحفظ خوراک'' کی نئی تشریح ہے کیونکہ ''تحفظ خوراک'' کا نظریہ ابتر حالات زندگی اور بھوک کے خاتمہ میں ناکام ثابت ہوا ہے۔

۱۹۹۶ ورلڈ فوڈ سمٹ کے موقع پر حکومتی مندوبین نے پرزور دعوے کیے تھے کہ 2015ء تک دنیا میں بھوک کے شکار افراد کی تعداد آدھی کردی جائے گی۔ مگر اعداد و شمار سے یہ پتہ چلتا ہے کہ بھوک کے شکار لوگوں میں کمی کے بجائے ان کی تعداد میں تیزی سے اضافہ ہورہا ہے۔ یہ حالات مختلف حکومتی اور اقوام متحدہ کی تنظیموں مثلاً عالمی ادارہ برائے خوراک کے ایسے اعلانات کے باوجود ہیں جس میں وہ اس صورتحال کو کچلنے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ یہ امر قابل غور ہے کہ نیو لیبرل عالمگیریت کی وجہ سے ۱۴۹ میں سے ۱۰۵ تیسری دنیا کے غریب ممالک خوارک درآمد کرتے ہیں جس کا مطلب یہ ہے کہ وہ اپنی

خوراک خود پیدا کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتے ہیں۔ عالمگیریت حق خوداراديت برائے خوراک کو نقصان پہنچا رہی ہے، کیونکہ وہ بین الاقوامی تجارت کو عوام کا ''غذا کے حق'' پر فوقیت دیتی ہے۔ مزدور کسان اور دیگر دیہی عوامی تحریکوں نے یہ بتا دیا ہے کہ ان پالیسیوں یعنی عالمگیریت کی پالیسیوں نے بھوک کے خاتمہ کے لیے کچھ نہیں کیا۔ ان پالیسیوں سے عوام کا زرعی درآمدات پر انحصار بڑھ گیا ہے اور زراعت میں سرمایہ کاری میں اضافہ ہوا ہے۔ جس کی وجہ سے جینیاتی وسائل، ثقافتی و ماحولیاتی ورثے اور دنیا کی آبادی کی صحت کو شدید خطرات لاحق ہیں۔

جب سے حق خوداراديت برائے خوراک کا تصور متعارف ہوا ہے یہ بین الاقوامی سطح پر زرعی ایجنڈے اور مباحثے کا ایک بنیادی نقطہ بن گیا ہے۔ یہاں تک اقوام متحدہ کی سطح پر بھی یہ زیر بحث ہے۔ ۲۰۰۲ کے ورلڈ فوڈ سمٹ کے متوازی غیر سرکاری تنظیموں کے فورم میں حق خوداراديت برائے خوراک ایک مرکزی مسئلہ کے طور پر زیر بحث رہا۔

حق خوداراديت برائے خوراک کی مختلف تہیں اور پس منظر

حق خوداراديت برائے خوراک کی تعریف خوراک اور زرعی پالیسی کی تشکیل کے حق کو تسلیم کرتی ہے۔ اس کے باوجود اس اصطلاح میں ابہام ہے۔ اس ابہام کی وجہ یہ ہے کہ یہ اصطلاح مختلف سطحوں، مختلف سوجھ بوجھ اور بحث کے مختلف پس منظر میں استعمال ہوتی ہے۔ حق خوداراديت برائے خوراک کے مختلف پس منظر اور سطحیں درج ذیل ہیں۔

۱۔ انسانی حقوق پر منحصر اصول۔
۲۔ عوامی جمہوریت کی تعمیر کا بنیادی اصول۔
۳۔ بین الاقوامی تعلقات میں سامراجیت اور دخل اندازی کی نفی کا اصول۔
۴۔ خوراک اور زرعی پالیسی پر بحث و مباحثہ اور اس کی تشکیل کے لیے پلیٹ فارم۔
۵۔ باہمی تعاون اور اشتراک کے لیے پلیٹ فارم۔
۶۔ مخصوص پالیسیوں کے مقاصد کا مجموعہ۔
۷۔ سماجی پروگراموں کے لیے مختلف تجاویز اور مراعات کا مجموعہ۔

خوراک زندگی کے لیے لازم ہے اس طرح ''خوراک کا حق'' ''زندگی پر حق'' کی ایک اضافی شکل ہے۔ انسانی حقوق کے شرائط کے مطابق ''حق خودارادیت برائے خوراک'' انفرادی اور اجتماعی حقوق کو ابھارتا ہے اور ان حقوق کے حصول کے احساس کو بھی بڑھاتا ہے۔ یہ لوگوں کے خودمختاری اور اپنے حق کے لیے آزادانہ پیش قدمی کا حق محفوظ رکھتا ہے۔ لوگوں کا اپنے انفرادی اور اجتماعی حقوق کے لیے اٹھ کھڑا ہونا دراصل خودمختاری ہے۔

آج کے دور میں ''انسانی حقوق'' اشرافیہ کے لیے موضوع بحث ہے جبکہ حق خودارادیت برائے خوراک اس بحث سے آگے نکل چکا ہے۔ اسی لیے لفظ ''خودمختاری'' استعمال کیا جارہا ہے کہ دیکھا یا جاسکے کے یہ نظریہ عوامی ہے۔ ''حق خود ارادیت برائے خوراک'' دراصل حقیقی جمہوریت کا ایک اصول ہے جس کا مطلب ہے کہ ہر عمل کی ابتدا عوام سے ہوتی ہے۔ یہ ایک ایسا پلیٹ فارم ہے جو کہ عوامی طاقت اور ان کی خودمختاری کے اظہار کی جگہ فراہم کرتا ہے۔ حق خودارادیت برائے خوراک کا مطالبہ جمہوریت کو ترقی دیتا ہے جو ایک طویل عرصے سے عوام کا خواب ہے۔

حق خودارادیت برائے خوراک ''لوگوں کے حقوق'' اور ''منڈی'' کے درمیان تضاد کو واضح کرتا ہے۔ یہ نئی آزاد تجارتی حکمت عملیوں کے خلاف ایک قومی اور سامراج مخالف ردعمل ہے۔ یہ دنیا کے لوگوں کو آواز دیتا ہے کہ وہ سامراج کی مسلط کی ہوئی سختیوں جنہیں آئی ایم ایف، ورلڈ بینک اور ڈبلیو ٹی او کے ذریعہ نافذ کیا گیا ہے سے نمٹ سکیں۔ یہ عالمی ادارے دراصل طاقتور ملکوں اور ان کے بڑی بڑی کمپنیوں کے مفادات کو تحفظ فراہم کرتے ہیں۔

حق خودارادیت برائے خوراک کو حاصل کرنے کا مقصد عوامی خوراک اور زرعی پالیسی کو بہتر شکل اور آواز دینا ہے۔ حق خودارادیت برائے خوراک پالیسی پیروکاری کے لیے ایک حق پرست عوامی طاقت پر مبنی نظریہ ہے جو کہ عوامی جدوجہد کی براہ راست معاونت کرتا ہے۔ حق خودارادیت برائے خوراک کا مطالبہ ہے کہ آزاد تجارت کی پالیسیاں جو زراعت اور خوراک پر کمپنیوں کے اختیار کو بڑھاتی ہیں کو ختم کیا جائے اور ڈبلیو ٹی او جیسے ادارے کو خوراک اور زراعت کے مسائل سے الگ کردیا جائے۔ اس کے بجائے ایسی پالیسیوں کو نافذ کیا جائے کہ جن کے ذریعہ مقامی زرعی شعبہ، کسان اور صارفین کو تحفظ فراہم ہو۔ مثال کے طور پر زرعی زمین کی اصلاحات نافظ کیے جائیں، پانی، بیج اور قرضہ جات کی فراہمی کی جائے۔ اس کے علاوہ سستی غذا کی درآمدات اور جینیاتی اشیاء کو مقامی منڈی میں آنے سے روکا جائے۔

حق خوداراادیت برائے خوراک ایک ڈھانچہ ہے جو کہ معاشرے کے بہت سے گروہوں کوایک دوسرے کے قریب لاتا ہےاوراشتراک کی بنیادفراہم کرتا ہے۔حق خوداراادیت برائے خوراک کی ترویج ملک کے تمام شہریوں کے لیے اہمیت رکھتی ہے۔ بنیادی طور پر یہ کاشتکاروں، مچھیروں،مزدوروں اورشہری غرباء کے لیے اہم ہے کہ جوعوام کی اکثریت اور خوراک پیدا کرنے والوں کی نمائندگی کرتے ہیں۔اس کے علاوہ معاشرے میں مختلف گروہ ہیں جن کاحق خوداراادیت برائے خوراک کے حوالے سے مخصوص کردار ہے،ان میں عورتیں، مقامی افراد، زراعت وخوراک کے سائنسدان اور صارفین کی تحریکیں شامل ہیں۔

حق خوداراادیت برائے خوراک میں ایسی مخصوص پالیسیاں تجویز کی گئیں ہیں کہ وہ خوراک اور زراعت کے موجودہ مسائل سے نمٹ سکیں، یعنی ایسی پالیسیاں ،قوانین، اصلاحات اور طریقے کارپیش کیے گئے ہیں جو کہ عوام کی خوراک اور اس کی پیداواری ذرائع تک رسائی یقینی بنائیں اور زرعی اور پسے ہوئے طبقات کوتحفظ فراہم کریں۔

حق خوداراادیت برائے خوراک مختلف شعبوں کی جداگانہ ضروریات کو بھی زیرغور لاتا ہے اوران کی معاشرتی اوراقتصادی حالات پرمبنی پروگرامزکوترتیب کرتا ہے۔ مقامی لوگوں،عورتوں اور بچوں پرخصوصی توجہ دی گئی ہے کیونکہ یہ وہ مخصوص طبقات ہیں جن کے ساتھ رائج پدرشاہی نظام اورسامراجی سرمایہ دارانہ نظام کے اندرسخت تفریق کاعمل روارکھا گیا ہے۔

II۔ حق خودارادیت برائے خوراک کی ضرورت کیوں ہے؟

زراعت اور خوراک کی پیداوار کی تباہی

عالمی زراعت اور خوراک کا نظام دیوہیکل کارپوریشنوں کے اختیار اور اجارہ داری میں ہے۔ آزاد تجارت اور نیو لیبرل معاشی حکمت عملیاں ان ہی دیوہیکل کمپنیوں کے شدید چاہ اور اصرار پر تشکیل دی جاتی ہیں۔

مروجہ نظام میں ترقی پزیر ممالک کو جہاں غریبوں اور بھوک کے شکار انسانوں کی اکثریت رہتی ہے زرعی برآمدات پر انحصار کرنے پر مجبور کیا جاتا ہے۔ چھوٹے پیمانے پر کاشت کو نااہل قرار دیا جارہا ہے اور اس طرح آزاد تجارت کے تحت چھوٹے پیمانے پر کاشت کاری ختم ہوتی جارہی ہے۔ زمینوں کے بڑے بڑے حصے جن پر خوراک کے لیے فصلیں اگائی جاتی تھیں اب نقد آور فصلوں کے لیے مخصوص ہوگئیں یا پھر دوسری قسم کے استعمال میں لائی جانے لگیں ہیں۔ وسیع پیمانے پر کاشتکاری کے ذریعے برآمدات بڑھا کر غیر ملکی زرمبادلہ کمانے کا بہترین طریقہ سمجھا جاتا ہے تاکہ اس سے خوراک درآمد کی جاسکے۔ مثلاً سری لنکا کی زراعت میں آزاد زرعی حکمت عملیوں کے نتیجہ میں ۱۹۹۵ سے ۱۹۹۸ کے دوران خوراک درآمد کرنے کی شرح دوگنی ہوگئی۔ اس طرح بہت سے ممالک میں خوراک کی پیداوار زوال پزیر ہوئی جبکہ برآمدات سے متوقع ترقی کی صورت ظاہر نہیں ہوئی۔ نتیجتاً دیہاتی علاقوں میں بے روزگاری کا شدت سے اضافہ ہوا۔

اس دورانیہ میں دیوہیکل زرعی کیمیکل کمپنیاں بڑے پیمانے پر کیمیائی طور طریقوں پر انحصار کرنے والی صنعتی فصل (مونوکلچر)، زراعت اور جینیاتی فصلوں کی پیداوار کی تشہیر کررہی ہیں اور اس طرح کسان کمپنیوں کی اشیاء کے زیادہ سے زیادہ محتاج ہوتے جارہے ہیں۔

نئے زرعی عوامل جوکہ دیوہیکل کمپنیوں کے ذریعہ بڑھائے جارہے ہیں ہماری زمین کو تباہ کررہے ہیں۔ جس سے روایتی زرعی علم اور ماحولیات کے توازن کو برقرار رکھنے والی کھیتی باڑی ختم ہورہی ہے اور اصل زرعی اصلاحات میں رکاوٹ پیدا کررہی ہے۔

پیداواری لاگت میں اضافہ اور درآمدات کی یلغار کی وجہ سے کسانوں کی روزی میں کمی ہوتی جارہی ہے ان عوامل سے

مقامی منڈیوں میں زرعی پیداوار کی قیمتیں گر رہی ہیں جبکہ خریداروں کے لیے قیمتوں میں اضافہ ہو رہا ہے۔

اس سے واضح ہوتا ہے کہ وہ مخصوص طاقتیں جن کا پیداوری ذرائع کی قیمتوں کو بڑھانے میں اور فصلوں کی قیمتیں گرانے میں کلیدی کردار ہے وہی طاقتیں خریداروں کے لیے مہنگائی کی ذمہ دار بھی ہیں۔ کارگل، مونسانٹو، نیسلے اور ان جیسی دیگر دیوہیکل کمپنیوں کا خوراک اور زرعی نظام پر اجارہ داری ان ہی مخصوص طاقتوں کو ظاہر کرتی ہیں۔

عالمگیریت کے اصول ہم پر شرائط کی شکل میں نافذ کردیے جاتے ہیں۔ شرائط مسلط کرنے والوں میں عالمی مالیاتی ادارے مثلاً آئی ایم ایف، ورلڈ بینک اور ایشین ڈیولپمنٹ بینک وغیرہ شامل ہیں۔ یہ وہ ادارے ہیں جن کے پاس نقد کی کمی کے شکار ممالک قرضے لینے جاتے ہیں۔ مثال کے طور پر ہیٹی میں ورلڈ بینک اور آئی ایم ایف کے دباؤ کے تحت درآمدی اصلاحات کے نتیجہ میں ہیٹی سے بڑے پیمانے پر امریکہ سے چاول درآمد ہوئے جس سے ہٹی کے مقامی چاولوں کی صنعت پر منفی اثرات مرتب ہوئے۔ ہٹی اب سالانہ ۳۱۲،۰۰۶ میٹرک ٹن چاول درآمد کرتا ہے۔

مالیاتی اداروں کی شرائط کی پالیسیاں اپنا اثر ایک طرف دیکھا رہی ہیں دوسری طرف عالمی تجارتی ادارہ یعنی ڈبلیو ٹی او علاقائی اور دوطرفہ تجارتی معاہدوں نے کمپنیوں کو خوراک اور زرعی منڈی پر قبضہ کرنے میں مدد فراہم کی ہے۔ حق خود ارادیت برائے خوراک تجارت کے خلاف نہیں لیکن یہ منڈی کو خوراک اور زرعی منصوبے کے معاملے میں مکمل خودمختاری دینے کی مخالفت کرتا ہے کیونکہ ایسی حکمت عملی زرعی برآمدات کو فوقیت دیتی ہے جس سے مقامی سطح پر خوراک کی خود کفالت پر منفی اثر پڑتا ہے۔

بہرکیف کسانوں کی بین الاقوامی منڈیوں تک رسائی ان کے مسائل کا حل نہیں ہے کیونکہ ان کے مسائل میں مقامی منڈیوں تک عدم رسائی شامل ہے جو کہ سستی برآمد شدہ اشیاء سے بھری ہوئی ہے۔

ترقی یافتہ ممالک مثلاً امریکہ اور یورپی یونین کروڑوں ڈالر اپنے ممالک میں پائے جانے والے صنعتی کھیتوں پر خرچ کررہے ہیں تاکہ زرعی اشیاء کی پیداواری قیمتوں کو کم کرسکیں۔ پھر وہ اپنی ضرورت سے زائد پیداوار کو بین الاقوامی منڈیوں میں بیچنے کے لیے پہنچا دیتے ہیں۔ان کے یہ عوامل شمال اور جنوب کے چھوٹے کسانوں اور مزدوروں کی زندگی تباہ کردیتی ہیں۔مثال کے طور پر برطانوی گندم عالمی منڈی میں ۷۰ پاونڈ فی ٹن فرخت ہوئی تھی۔اس کی اوسط قیمت ۷۳ پاونڈ فی ٹن تھی، جبکہ پیداواری قیمت ۱۱۳ پاونڈ فی ٹن تھی۔

حق خودارادیت برائے خوراک حاوی ترقیاتی سوچ جو کہ آزاد تجارت اور سرمایہ کاری کی بنیاد پر ہے کی بھرپور مخالفت کرتا ہے۔اس کے علاوہ وہ اس خیال کو بھی چیلنج کرتا ہے کہ دیہی غربت اور بھوک کے مسائل کو آزاد تجارت کی پالیسیوں سے حل کیا جاسکتا ہے۔عالمگیریت کے زیرسایہ لوگ غربت کے دلدل میں دھنستے جارہے ہیں۔ضرورت اس امر کی ہے کہ جلد ایک قابل عمل متبادل منصوبہ ترتیب دیا جائے جس سے بھوک اور خوراک میں کمی جیسے مسائل سے نمٹا جاسکے اور جو دیہی ترقی قائم رکھنے، ذریعہ معاش کو تحفظ دینے اور ماحولیات کو بچانے میں مددگار ثابت ہو۔

خوراک اور زراعت میں لوگوں کی جمہوری خواہشات کو سہارا لینا

عوام مدت سے سامراجیت اور جاگیردارانہ نظام کے ظلم واستحصال سے آزادی حاصل کرنے کے لیے جدوجہد کررہی ہیں۔خوراک اور زراعت کے شعبوں میں مزدور کسان حقیقی زرعی اصلاحات اور انصاف کے لیے احتجاج کررہے ہیں۔

وہ پیداوار کے ذرائع پر دوبارہ اپنا اختیار حاصل کرنے کا مطالبہ کررہے ہیں جن پر مقامی اعلیٰ طبقوں اور کمپنیوں نے قبضہ کیا ہوا ہے۔انہیں ایسی زرعی اور تیکنیکی ترقی چاہیے جو صحیح اور محفوظ ہو اور ماحولیات سے مطابقت رکھتی ہوں۔

عوام کا مطالبہ ہے کہ خوراک کا حق اور خوراک کی پیداوار کے حق کو محض تسلیم نہ کیا جائے بلکہ اس حق کے حصول کی یقین دہانی کی جائے۔اس سے مراد ضرورت کے مطابق، صحت بخش، محفوظ اور تہذیبی وجغرافیائی طور پر قابل قبول خوراک کا ذخیرہ ہر وقت موجود ہو اور غذائی اشیاء کو ایسی قیمتوں پر دستیاب کیا جائے کے وہ عام لوگوں کی پہنچ میں ہو۔اس کے ساتھ ساتھ ایسی ملازمتوں اور ذریعہ معاش کا انتظام ہو، جس کی آمدنی سے لوگ بنیادی ضروریات کی اشیاء اور خوراک

خریدنے کے قابل ہوں۔

اس کے علاوہ عوام کی خواہش ہے کہ ایسی زرعی پیداوار ہو جو انہیں غذائی خود کفالت حاصل کرنے کے قابل بنائے۔ اس کے لیے حکومت کا تعاون، مراعات اور دیگر مدد درکار ہے۔ اس روشنی میں صنعتی ممالک کے جانب سے غیر ملکی مقامی منڈیوں میں سستے داموں پیداوار کی برآمد پر مکمل پابندی عائد کی جائے اور ڈبلیو ٹی او جیسے اداروں کا خوراک اور زراعت میں مداخلت اور کسی بھی قسم کے کردار کا خاتمہ ضروری ہے۔ مزدور کسانوں کی تحریک اور دیگر حلقے ڈبلیو ٹی او کو زراعت سے باہر نکالنے کا مطالبہ بہت سالوں سے کرتے آ رہے ہیں۔

ریاست سے مطالبات: حق خود ارادیت برائے خوراک اور خوراک پر حق کی عمل داری ریاست کی ذمہ داری ہے۔

یہ حکومت اور معاشرہ کی ذمہ داری ہے کہ وہ عوام کے حقوق کو قابل قدر سمجھیں، تحفظ فراہم کریں اور یقینی بنائیں کہ عوام کو تمام حقوق حاصل ہیں۔ اس حوالے سے یقیناً عوام کا خوراک کے حصول کا حق پورا ہونا ریاست کی ذمہ داری ہے۔ عوام یہ امیدیں اس لیے رکھتی ہے کہ حکومت کے جمہوری اختیارات کو عوامی طاقت اور حقوق کی بنیاد پر رکھا جاتا ہے تو ہے۔ خوراک اور زراعت میں جب خود کفالت کا مطالبہ کیا اس کے لیے حق خود ارادیت برائے خوراک کو لاگو کرنا ضروری ہے۔

ایک ملک کے پاس خوراک کے لیے مناسب منصوبوں اور موثر حکمت عملیوں کا ہونا ضروری ہے تا کہ وہ عوام کے حقوق حق خود ارادیت برائے خوراک کو واضح شکل دے سکیں۔ مثال کے طور پر خوراک کے زخیرہ، تقسیم اور فراہمی کا ایسا نظام

ترتیب دیا جائے کہ خوراک میں خود کفالت حاصل کی جا سکے۔

بحث ومباحثہ اور کاروائی کے لیے ممکنہ موضوعات

مباحثہ کے لیے نکات

- تحفظ خوراک سے جڑے ہوئے مسائل کی نشاندہی جو کہ تحفظ خوراک پر مبنی پالیسی سازی کو تشکیل دینے میں پیش آ سکتے ہیں۔
- خوراک پر حق: کیا اس حق کا اظہار قومی پالیسی میں ہوتا ہے؛ تحریری پالیسیوں اور اس پر عمل درآمد کے درمیان پائے جانے والی خلیج پر بحث کیجیے۔

کاروائی: ورکشاپ

حق خود ارادیت برائے خوراک کے تصور پر منصوبے سازی کرنے والی انجمنوں، منظم گروہوں، عوامی تنظیموں، این جی اوز، عام افراد اور ماس میڈیا کا رد عمل۔

شرکاء کو ۳ مختلف گروپس میں تقسیم کر دیں۔ آپس کے مباحثہ سے اس بات کا اندازہ لگائیے کہ پالیسی سازی کرنے والی انجمنوں، منتظم گروہوں، عوام اور ماس میڈیا یا ذرائع ابلاغ نے حق خود ارادیت برائے خوراک کے نظریہ کو کیسے سمجھا ہے۔ اس کاروائی کے لیے تجویز شدہ سوالات مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔ کیا حق خود ارادیت برائے خوراک کا موضوع پالیسی مباحثوں، عوامی مباحثوں، خبروں یا پھر تبصروں میں جگہ پا سکا ہے۔ اس موضوع پر کیا رد عمل سامنے آیا ہے۔

۲۔ کیا ایسے ادارے یا گروہ ہیں جو کہ اس موضوع کو اجاگر کر رہے ہیں؟ انہوں نے حق خود ارادیت برائے خوراک کا نظریہ کیسے پیش کیا، اور کیسا رد عمل سامنے آیا ہے؟

۳۔ کیا اس نظریہ کو پارلیمنٹ کے ارکان اور خوراک و زراعت کے حکومتی افسروں کے سامنے پیش کرنے کا موقع ملا؟ حکومتی نمائندوں کا اس نظریہ پر کیا ردعمل تھا؟

۴۔ کیا ذرائع ابلاغ میں کبھی اس نظریہ پر مباحثہ ہوا؟ اگر ہاں تو کس تناظر میں؟ نظریہ کو پیش کرنے پر کس سطح کی بحث اجاگر ہوئی؟

ان مباحثوں کے نچوڑ سے شرکاء کو حق خود ارادیت برائے خوراک کے حوالے سے مختلف نقطہ نظر کو سمجھنے کا موقع ملے گا۔ ان نقطہ نظر کو مزید پیروکاری کے لیے بنیاد بنایا جا سکتا ہے۔

حوالہ جات اور مزید مطالعہ کے لیے مواد

دستاویزات

- لاویا کمپاسینا۔ ''دی رائٹ ٹو پروڈیوس اینڈ دی اکسس ٹو لینڈ۔فوڈ سورنٹی: اے فیوچر وتھ آؤٹ ہنگر۔'' روم، اٹلی نومبر ۱۹۹۶۔

- ''پروفٹ فار فیو اور فوڈ فار آل: ری وزیٹیڈ فائیو ایئرز لیٹر''۔ ایف اے او ورلڈ فوڈ سمٹ۔ ۲/۱ ۵ ایئرز لیٹر۔

این جی او رسی ایس او فورم فار فوڈ سورنٹی، روم، ۸-۱۳، جون ۲۰۰۲۔

- لاویا کیمپا سینا۔ ''واٹ از فوڈ سورنٹی؟'' جنوری ۲۰۰۳۔ اس ویب سائٹ پر دیکھا جا سکتا ہے:

http://www.un-ngls.org/UNCTAD-What%20is%20food%20sovereignty.doc

- ''اسٹیٹمینٹ آن پیپلز فوڈ سورنٹی: آور ورلڈ از نوٹ فار سیل، پرائیورٹی ٹو پیپلز فوڈ سورنٹی،'' کین کون، میکسیکو، ستمبر ۲۰۰۳۔

- پیپلز فوڈ سورنٹی نیٹ ورک ایشیاء پیسفک (اب پیپلز کولیشن آن فوڈ سورنٹی) اینڈ پیسٹی سائیڈ ایکشن نیٹ ورک ایشیاء پیسفک۔ ''پرائیمر آن فوڈ سورنٹی'' ۔نومبر ۲۰۰۴۔مندرجہ ذیل ویب سائٹ پر دیکھا جا سکتا ہے:

http://www.foodsov.org/resources/food-sov-primer.pdf

- ٹوہان، اینٹونیو جونیئر۔ ''کونسیپچوئل ایشوز آن فوڈ سورنٹی۔'' ٹریننگ آن فوڈ سورنٹی، کلکتہ، ہندوستان، ۱۹ سے ۲۱، ستمبر ۲۰۰۵۔

- ''کومپونینٹس آف فوڈ سورنٹی پلیٹ فارم اینڈ پروگرام امپلی مینٹیشن۔'' ٹریننگ آن فوڈ سورنٹی، کلکتہ، ہندوستان، ۱۹ سے ۲۱، ستمبر ۲۰۰۵۔

- وینڈ فحر، مائیکل اینڈ جینی جونسین ۲۰۰۵۔فوڈ سورنٹی: ٹوورڈز ڈیموکریسی ان لوکیلائیزڈ فوڈ سسٹمز۔وارویک شائر: آئی ٹی ڈی جی پبلیشنگ اینڈ فے یان انٹرنیشنل۔

- آئی بون ڈیٹا بینک اینڈ ریسرچ سینٹر۔۲۰۰۵۔ڈبلیو ٹی او: سپریم انسٹرومنٹ فار نیو لیبرل گلوبلائیزیشن۔منیلا: آئی بون بکس۔

- آئی بون ڈیٹا بینک اینڈ ریسرچ سینٹر۔۲۰۰۳۔ پرائیویٹائیزیشن: کارپوریٹ ٹیکاوور آف گورنمنٹ منیلا: آئی بون بکس۔

ویب سائیٹس

۱۔ پیپلز کولیشن آن فوڈ سورنٹی، http://www.foodsov.org

۲۔ پیپلز فوڈ سورنٹی: دی ایگریکلچر اینڈ ٹریڈ نیٹ ورک http://www.peoplesfoodsovereignty.org

۳۔ لا ویا کمپاسینا، http://www.viacampesina.org

ماڈیول ۲

حق خود ارادیت برائے خوراک:
خوراک وزرعی پیداوار اور تقسیم کے لیے منصوبہ سازی

مقاصد

۱۔ حق خود ارادیت برائے خوراک کو زراعت وخوراک کے شعبہ میں ایک متبادل منصوبہ سازی ڈھانچے کے طور پر زیر غور لانا۔
۲۔ حق خود ارادیت برائے خوراک کے پروگرام کو عمل میں لانے پر تفصیلی جائزہ۔

وقت: ۳ گھنٹے

۱۔ حق خود ارادیت برائے خوراک: خوراک و زرعی پیداوار اور تقسیم کے لیے منصوبہ سازی

خوراک اور زراعت کی منصوبہ بندی زرعی پیداوار میں خود کفالت کے حصول کے مقصد کو سامنے رکھتے ہوئے کرنی چاہیے۔ مزید یہ کہ اس پیداوار کو مقامی کاشکاروں خاص طور پر مزدور کسان، مچھیروں اور روایتی آبادیوں کے ذریعہ ہونا چاہیے۔ خوراک کی مقامی

پیداوار سے لوگوں کی ذریعہ معاش پر مثبت اثرات مرتب ہوں گے جو کہ دراصل کاروباری اور برآمدی زراعت اور ماہی پروری کے حق میں نہیں۔ دراصل اس طریقہ کار نے پہلے ہی بڑے پیمانے پر لوگوں کے ذریعہ معاش کو تباہ اور استحصال کا شکار کیا ہے۔

خوراک کے زخیرہ کی یقین دہانی، اس کی پیداواری ذرائع کی حفاظت، منصفانہ تقسیم اور انتظام مقامی آبادیوں کے اختیار میں دینے کی ضرورت ہے جس میں چھوٹے کسانوں کو خاص طور پر فوقیت دی جانی چاہیے۔ اس کے علاوہ کمپنیوں کا وسائل اور پیداوار پر قبضہ سے بچاؤ کو یقینی بنانا انتہائی اہم ہے۔

انصاف، آزادی اور جمہوریت کے لیے جدوجہد اور پالیسی پیروکاری

جیسے کہ پہلے بیان کیا جاچکا ہے کہ حق خودارادیت برائے خوراک کی بنیاد حق اور عوامی طاقت پر ہے اور اس کی بنیاد پر خوراک اور زراعت میں پالیسی پیروکاری کی جارہی ہے۔ لیکن یہ بھی ضروری ہے کہ اس کو پالیسی ڈھانچے کی تبدیلی کی جدوجہد سے جوڑا جائے۔ حق خودارادیت برائے خوراک پیروکاری کے دائرہ میں تو ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ یہ عوامی جمہوری جدوجہد کی حمایت بھی کرتا ہے اور سماجی انصاف، ظلم واستحصال سے نجات اور حقیقی جمہوریت کے لیے لوگوں کی طرف سے براہ راست کاروائی کو حق بجانب سمجھتا ہے۔

حق خودارادیت برائے خوراک اور حقوق

حق خودارادیت برائے خوراک انفرادی اور اجتماعی دونوں طرح کے حقوق پر زور دیتا ہے۔ یہ نہ صرف انسانی حقوق کو تسلیم کرتا ہے بلکہ اس حق کو جتلانے کے لیے براہ راست جدوجہد کو بھی تسلیم کرتا ہے۔ اس طرح حق خودارادیت برائے خوراک کی پالیسی پیروکاری کسانوں کے خوراک پیدا کرنے کے حق کو اولیت دیتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ صارفین کے حق کو بھی تسلیم کرتا ہے کہ وہ اپنی پسند کی خوراک استعمال کریں۔ کسی بھی قوم کو یہ حق بھی حاصل ہے کہ وہ غیر ملکی سستی برآمدشدہ زراعت اور خوراک سے اپنے آپ کو محفوظ رکھیں۔

حق خودارادیت برائے خوراک: عوامی طاقت کی بنیاد پر پالیسی پیروکاری کا فروغ

حق خودارادیت برائے خوراک حقوق کی بحث سے وسیع بحث ہے یعنی کے وہ سماجی اور معاشی پالیسی سازی میں عوامی جمہوریت کو تسلیم کرتا ہے اور عوام کو صرف خوراک کے حق اور خوراک پیدا کرنے کے حق تک محدود نہیں رکھتا۔ یہ بحث زرعی اور دیگر منصوبہ بندی میں عوامی شمولیت کو یقینی مانتا ہے۔حق خودارادیت برائے خوراک کے دائرہ کار میں مقامی ضروریات کو فوقیت دی جاتی ہے اور زمین، پانی، بیج اور دیگر خدمات تک رسائی کو یقینی مانا جاتا ہے۔اس کے علاوہ عورتوں اور دیگر کمزور طبقات کی فیصلہ سازی میں شمولیت کو یقینی بناتا ہے اور زرعی پیداوار اور خوراک کے حوالے سے ان کے اہم کردار کو تسلیم بھی کرتا ہے۔

II۔ حق خودارادیت برائے خوراک کے مختلف حصے اور پروگرام

خوراک کی پیداوار

خوراک کی پیداوار کے اصول، اور مسائل اپنی مدد آپ اور خود کفالت کے گرد گھومتے ہیں۔خوراک کی پیداوار میں خود کفالت حاصل کرنے کے لیے معاشی جمہوریت لازمی ہے۔جس کا مطلب ہے کہ مزدور کسانوں کے ذریعہ معاش اور فیصلہ سازی کے حقوق کو ماننا اور سرمایہ کاروں اور اشرافیہ کے قبضہ کا خاتمہ ضروری ہے۔

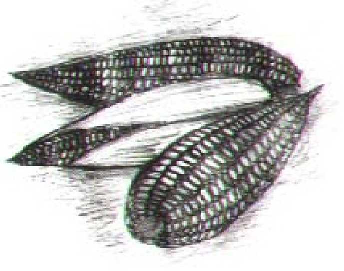

اس روشنی میں حکومت کے لیے ضروری ہے کہ وہ لوگوں کے لیے روزگار اور آمدنی مہیہ کرنے کے لیے زراعت کے شعبوں میں منصفانہ تقسیم اور سرمایہ کی فراہمی کو یقینی بنائے۔حکومت پر اس بات کی ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وسائل کا ارتکاز بڑے زمینداروں اور کمپنیوں کے ہاتھوں میں نہ ہو پائے۔خوراک کی پیداوار کے پروگرام کی بنیاد ہونی چاہیے کے چھوٹے کسانوں کو متحرک کیا جائے۔ خاص طور پر جو پس ماندہ طبقات سے تعلق

رکھتے ہوں اوران کی دیگر وسائل مثلاً زمین، پانی، بیج اور مال مویشی وغیرہ تک رسائی ہونی چاہیے۔

زرعی پیداوار حیاتی تنوع (بائیوڈائیورسٹی) کے بنیاد پر کرنے کی ضرورت ہے، جس سے ماحولیاتی اور سماجی استحکام یقینی ہوگا۔ حیاتی تنوع کی بنیاد پر ماحولیاتی طریقوں سے غذا کی پیداوار کو فروغ دینے کی ضرورت ہے تاکہ زندگی اور زندہ اشیاء پر ذہنی ملکیت کے دعوؤں کے خلاف آواز اٹھائی جاسکے اور فصلوں اور مال مویشیوں میں جینیاتی تبدیلیوں پر مزاحمت کی جاسکے۔ حیاتی تنوع جیسے روایتی طریقوں کی بنیاد پر کی جانے والی کھیتی باڑی سے جینیاتی وسائل اور ماحولیات کا تحفظ بھی ممکن ہے۔

ہر ملک کو خوراک کی پیداوار کے لیے پروگرام ترتیب دینا چاہیے۔ کلیدی پروگراموں کے لیے ضروری ہے کے وہ معاشی جمہوریت اوراس کے دیرپا استحکام کے لیے اقدام اٹھائیں۔ ان پروگراموں کے لیے ضروری ہے کہ وہ استحصال اور ظلم کو ختم کردیں اور اشتراکیت کو فروغ دیں۔

حقیقی زرعی اصلاحات بے زمین کسانوں میں زمین کی آزادانہ تقسیم کے ساتھ ساتھ پیداوار کے ذرائع کی مکمل تقسیم سے وابسطہ ہیں۔ اس طرح پیداواری صلاحیت میں مضبوطی آتی ہے۔ حق خودارادیت برائے خوراک کے تحت ماہی پروری اور جنگلوں سے متعلق اصلاحات کے منصوبے مقامی ضروریات کو ترجیح دیتے ہیں۔ اس کے علاوہ یہ اصلاحات ماہی پروری سے وابستہ آبادیوں اور علاقوں کی ترقی، سمندر، جنگلات، چراگاہوں اور دیگر زمینی وسائل تک پہنچ کو موثر بناتے ہیں۔

محنت کشوں کی فلاح و بہبود اور حق کی حفاظت لازمی ہے۔ اس کے علاوہ باعزت ملازمت کے مواقع اور منصفانہ تنخواہ اور ملازمت کا تحفظ اور جبری مشقت کا خاتمہ لازمی عوامل ہیں۔ زندگی گزارنے کے لیے مناسب تنخواہ اور روزگار کے حالات کو بہتر بنانے کے لیے انجمن سازی کا حق ضروری ہے۔

مناسب عوام دوست حیاتی تنوع کی بنیاد پر پیداواری ٹیکنالوجی کی ترقی، کیڑے مار زہریلی ادویات کا خاتمہ اور جینیاتی طریقوں سے فصل اگانے پر پابندی انتہائی ضروری اقدامات ہیں۔

مخصوص اور شعبہ جاتی پیداواری منصوبے جو کہ پسے ہوئے طبقات کے ضرورت کے مطابق ہوں اس بات کو یقینی بناتے

ہیں کہ ان کی ضروریات خاطر خواہ طریقے سے پوری ہو رہی ہیں۔اس کے علاوہ ایسے پرگروام اس بات کو یقینی بناتے ہیں کہ خوراک کی موجودگی اور رسائی ممکن ہے اور بہتر سے بہتر غذائی اجناس کی پیداوار ممکن ہے۔

تیار شدہ اور نیم تیار شدہ کھانوں کی صنعت کے شعبے میں چھوٹے صنعتوں کے لیے خاص جگہ بنانے کی ضرورت ہے۔اس شعبہ کو آج کے گلوبلائیزیشن کے دور میں غیر ملکی بڑی بڑی بین الاقوامی کمپنیوں نے بالکل ختم کر دیا ہے۔

زراعت اور خوراک سے جڑی ہوئی تجارت اور سرمایہ کاری میں ضوابط کا استعمال غیر ملکی کمپنیوں اور سرمایہ کاروں کے لیے جانبدارانہ سلوک زراعت کے کلیدی شعبوں میں روکتا ہے اور چھوٹے کسانوں کے لیے بہتر فضا پیداوار کا باعث ہوتا ہے۔

خوراک کی تقسیم

خوراک کی تقسیم عوام کی تہذیبی اور معاشی زندگی سے ہم آہنگ ہونا چاہیے اور اس اہم پالیسی میں آمدنی کے سوال پر بھی غور کرنے کی ضرورت ہے۔خوراک کی تقسیم میں معاشی جمہوریت حاصل کرنا بہت مشکل ہے اس لیے خوراک کی تقسیم کے حوالے سے منصوبوں میں مشورے اور عوامی شمولیت ضروری ہے۔

خوراک کے پروگرام مقامی قصبے/گاؤں میں ہونے چاہیے اور قومی غذائی تقسیم اسکیم کے تعاون سے چلائے جانے چاہیے جو کہ عوام دوست اور دور رس سوچ کی بنیاد پر مرتب کیے گئے ہوں۔حکومت کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ اس بات کو یقینی بنائے کہ ضرورت کے مطابق غذائی زخیرہ موجود ہو جو کہ مقامی سطح پر حاصل کیا گیا ہو۔

خوراک کی تقسیم کے پروگرامز خوراک کی بنیادی اشیاء کو قابل خرید بنانے کا یقین دلائیں گے،جس کے لیے قیمتوں پر موثر کنٹرول ضروری ہے۔ایسے پروگرامز ضروری ہیں جو غریب اور نظر انداز گروہوں کے لیے مفت اور کم قیمت بنیادی غذا فراہم کرسکیں۔

تجارت اور سرمایہ کاری میں اصلاحات اور ضوابط ضروری ہیں تا کہ مقامی منڈی اور خوراک پیدا کرنے والوں کا تحفظ اور ترقی ممکن ہو۔

صحت اور غذائیت

کم غذا اور بھوک کے خاتمہ کے لیے جدو جہد میں خود ارادیت برائے خوراک کا کلیدی کردار ہے۔ صحت اور غذائیت کا پہلا اصول خوراک کا تحفظ اور عوام کے لیے صحت مند غذا کا حصول ہے۔ بے آسرا حلقوں مثلاً عورتیں، بچے اور عمر رسیدہ لوگوں پر خاص توجہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہ حلقے بھوک اور غربت سے سب سے زیادہ متاثر ہوتے ہیں، جس کی وجہ سے جنسی امتیاز، اور معاشی وسیاسی حقوق کا فقدان پیدا ہوتا ہے۔

بنیادی پروگراموں میں مندرجہ ذیل شامل ہیں:

(۱) دور رس، عوام دوست غذائی پروگرام جن کی زیادہ توجہ معاشرے کے زیادہ مفلس طبقوں پر ہو۔
(۲) تمام آبادی اور ہر گھر کے لیے مفت پینے کے پانی کی فراہمی۔
(۳) بچوں کے لیے ماں کے دودھ کے استعمال کا فروغ۔
(۴) غذائی تحفظ کے قوانین تا کہ یہ اقدامات صحیح معنوں میں کمپنیوں کی جگہ لوگوں کے حقوق کی حفاظت کو یقینی بنائیں۔

امدادی خوراک

امدادی خوراک کے پروگرام عوام دوست اور دور رس ہونے چاہیے۔ انہیں کسی خاص سیاسی یا معاشی مقصد کے لیے استعمال نہیں کیا جانا چاہیے بلکہ خالصتاً تباہ حال علاقے یا ایسے علاقے جہاں قدرتی تباہ کاری زیادہ ممکن ہو اور غریب علاقوں کی مدد کے لیے مرتب کیا جانا چاہیے۔ غذا کو کسی حالت میں بھی طاقت کے استعمال یا جنگی ہتھیار کے طور پر بالکل بھی استعمال نہیں کرنا چاہیے۔

بین الاقوامی خوراک کی امداد کو خوراک کی خود کفالت اور ترقی کے لیے استعمال کرنا چاہیے اور بیرونی خوراک کو مفاد پرستی کی بنیاد پر کسی ملک میں ڈھیر کرنے کے مقصد سے دور رہنا چاہیے۔ اس کے علاوہ خوراک کی امداد کو بین الاقوامی کمپنیوں کے کنٹرول کو مقامی منڈی میں مضبوط بنانے کے لیے ذریعہ نہیں بننا چاہیے۔

مباحثے کے لیے تجویز شدہ مضمون اور سرگرمیاں

مباحثے کے لیے نکات

خوراک کے پروگرامز: کمزوریاں اور خلاء۔ گروپ میں حالیہ حکومتی خوراک کے بنیادی پروگرامز پر تنقید کے ذریعے تجزیہ کیجیے خوراک کی پالیسیوں میں کیا کمی بیشی ہے۔ اس مشترکہ تجزیہ کو بنیاد بناتے ہوئے اور حق خودارادیت برائے خوراک کے پالیسی فریم ورک کو سامنے رکھتے ہوئے کم از کم پانچ اشد ضروری اور قابل عمل منصوبے اور سفارشات پیش کیجیے۔

سرگرمی

ذیل میں ایک خاکہ دیا گیا ہے جس میں سرگرمی کے معاونکار اور شرکاء زراعت اور خوراک کے شعبہ میں موجودہ پالیسیوں اور حق خودارادیت برائے خوراک کی بنیاد پر تشکیل دی گئی پالیسی میں پائے جانے والے فرق کی نشاندہی کر سکتے ہیں۔ اس سرگرمی کا مقصد حق خودارادیت برائے خوراک کو کارآمد کرنے کے لیے جن اقدامات کی ضرورت ہے ان پر روشنی ڈالنا ہے۔ معاونکار پہلے کالم میں مزید مسائل بھی شامل کر سکتے ہیں۔ خاکے کی پہلی لائن کو اس کارروائی کے شروع کرنے میں مدد کے لیے مکمل کر دیا گیا ہے۔

موجودہ پالیسی فریم ورک بالمقابل حق خودخودارادیت برائے خوراک کا ڈھانچہ

مسئلہ	موجودہ پالیسی فریم ورک	حق خودارادیت برائے خوراک فریم ورک
پیداواری ترجیحات	نقد فصلوں کی برآمدات	مقامی استعمال اور خودکفالت کے لیے خوراک
زرعی اصلاحات		
فصلوں کی قیمت		

مزدور		
ٹیکنالوجی		
تجارت		
سرمایہ کاری		
خوراک کی قیمت		
صاف غذا		
غذائی امداد		

سرگرمی

مثلث

شرکاء سے کہا جائے کہ وہ غذا اور زراعت کے پانچ یا پانچ سے زیادہ مخصوص مسائل کی شناخت کریں مثلاً (مہنگے بیج) اور ان کی فہرست بورڈ پر لکھیں۔ شرکاء کو گروہوں میں تقسیم کر دیں۔ ہر گروہ میں تین سے زائد افراد نہ ہوں۔ ہر گروہ کو ایک مسئلہ دیا جائے تاکہ وہ آپس میں تبادلہ خیال کر کے یہ بتائیں کہ حق خود ارادیت برائے خوراک اس مسئلہ کا کیا حل پیش کرتا ہے۔ پھر ان گروہوں کو اس مذاکرے کے نتیجے کو پیش کرنے کے لیے کہا جائے۔ اگر وقت کافی ہے تو مذاکرات کو تخلیقی شکل میں پیش کرنے کا موقع بھی دیا جا سکتا ہے۔

حوالہ جات اور مزید مطالعہ کے لیے مواد

دستاویزات

- ٹوہان، انتونیو جونیئر۔ ''کومپونینٹس آف فوڈ سورنٹی پلیٹ فارم اینڈ پروگرام امپلی مینٹیشن۔'' ٹریننگ آن فوڈ سورنٹی، کلکتہ، ہندوستان، ۱۹-۲۱، ستمبر ۲۰۰۵۔

- پیسٹی سائیڈ ایکشن نیٹ ورک ایشیاء اینڈ دی پیسفک اینڈ آئی بون فاؤنڈیشن، ان کارپوریٹڈ۔ ۲۰۰۲ ''کنونشن آن فوڈ سورنٹی: اے ڈسکشن پیپر۔'' مندرجہ ذیل ویب سائٹ پر دیکھا جاسکتا ہے:

http://www.panap.net/docs/campaign/conventiononfsov.pdf

- دی پیپلز کنونشن آن فوڈ سورنٹی۔ اس ویب سائٹ پر دیکھا جاسکتا ہے:

http://www.aprnet.org/index.php?a=show&t=conferences&c=Asia-Pacific %20Peoples%20Convention%20on%20Food%20Sovereignty&i=18.

اس کے علاوہ یہ دستاویز ان پیپلز کاروان ۲۰۰۴ فار فوڈ سورنٹی پروسیڈینگز میں بھی شائع ہوا تھا۔ پیسٹی سائیڈ ایکشن نیٹ ورک ایشیاء اینڈ دی پیسفک، فروری ۲۰۰۵۔

ویب سائٹس

- پیسٹی سائیڈ ایکشن نیٹ ورک ایشیاء اینڈ دی پیسفک، http://www.panap.net
- ایشیاء پیسفک ریسرچ نیٹ ورک، http://www.aprnet.org

ماڈیول ۳

عوامی حق خودارادیت برائے خوراک کے لیے

پالیسی پیروکاری

مقاصد

۱۔ حق خودارادیت برائے خوراک کے لیے عوامی پیروکاری کا ایک جائزہ۔

۲۔ مقامی، قومی اور عالمی پیروکاری پر بات چیت اور ایک کامیاب حق خودارادیت برائے خوراک کی پیروکاری کے مختلف حصوں کی نمایاں خصوصیات کو اجاگر کرنا۔

وقت ۳ گھنٹے۔

۱۔ حق خودارادیت برائے خوراک کے لیے مقامی، قومی اور عالمی سطح پر پیروکاری

حق خودارادیت برائے خوراک ایک جامع پالیسی ہے اس لیے اس کو حاصل کرنے کے لیے ایک جامع لائحہ عمل اپنانے کی ضرورت ہے۔ ہر ایسی پالیسی سازی جس کا مقصد غربت اور بھوک کو کم کرنا ہو، پائیدار روزگار کے مواقع بنانے کی ضرورت ہے۔ ایسی پالیسی میں حائل رکاوٹوں کو موثر انداز میں دور کرنے کی ضرورت ہے۔ چاہے یہ رکاوٹیں قومی یا بین الاقوامی سطح کی پالیسی سازی کے دائرے میں آتی ہوں۔ موجودہ حالات میں قومی و بین الاقوامی پالیسی اکثر ایک دوسرے میں ضم ہوتی نظر آتی ہیں کیونکہ عالمی طاقتیں قومی پالیسی سازی پر بھرپور طریقہ سے اثر انداز ہیں۔

حق خودارادیت برائے خوراک کا نظریہ سیاسی مباحثے سے ابھرا ہے جو کہ مقامی آبادیوں کی حق خودارادیت اور اپنے

مقامی مسائل کے حل کے لیے خودانحصاری پر مبنی تھا۔اس طرح حق خودارادیت برائے خوراک کے ڈھانچے میں جو تجاویز پیش کی گئیں اس کی روشنی میں موجود عالمی زرعی اور سرمایہ کاری کے پالیسیوں میں وسیع پیمانے پر تبدیلیاں درکار ہیں۔مزید یہ کہ بڑے بین الاقوامی اداروں اور معاہدوں کو مختصر کرنا پڑے گا یا پھر بالکل مختلف شکل دی جائے گی۔

یہ واضح ہے کہ حق خودارادیت برائے خوراک کی پیروکاری مقامی، قومی اور بین الاقوامی سطح پر کرنے کی ضرورت ہے۔ مقامی سطح پر حق خودارادیت برائے خوراک کی پیروکاری ایک خاص تناظر میں کرنے کی ضرورت ہے جس میں لوگوں کے روزمرہ کی خوراک اور روزگار کے مسائل پر خاص توجہ ہو اور اس حوالے سے پالیسی تجاویز دی جائیں تا کہ ان حقوق کے حصول کے لیے بڑی تعداد میں لوگوں کی حمایت حاصل ہو۔ بنیادی مقصد یہ ہے کہ مخصوص انداز میں یہ دیکھایا جاسکے کہ حق خودارادیت برائے خوراک کا تصور کس طرح لوگوں/آبادیوں کے مسائل کے لیے حل پیش کرتا ہے۔

قومی سطح پر حق خودارادیت برائے خوراک کو آگے بڑھانے کے لیے پیروکاری مختلف گروہوں مثلاً کسان، زرعی مزدور، ماہیگیر، مقامی آبادیوں اور عورتوں سے خاطر خواہ مدد حاصل کی جاسکتی ہے۔ حق خودارادیت برائے خوراک کا قومی پروگرام زراعت، ماہی گیری، مویشی گیری کے لیے اصلاحات، خوراک کی پیداوار اور تقسیمی پروگرام، تجارت اور سرمایہ کاری کے لیے ضوابط اور آمدنی اور روزگار کے لیے پروگرام کا احاطہ کرتی ہے۔حق خودارادیت برائے خوراک کا قومی پروگرام پیروکاری، کیمپین انگ اور اشتراکیت پیدا کرنے کے لیے پیلیٹ فارم فراہم کرتا ہے۔

حق خودارادیت برائے خوراک کا عوامی کنونشن ایک ایسا دستاویز ہے جو کہ قومی اور بین الاقوامی طاقتوں کو سیاسی چیلینج دیتا ہے۔ یہ عالمی عوامی کنونشن اپنی طاقت عوام سے حاصل کرتا ہے۔ یہ بالمقابل ان کنونشوں کے جو قانونی حیثیت رکھتے ہیں اور ان پر حکومتوں نے اپنے دستخط تو کیے ہوتے ہیں لیکن ان پر عمل درآمد نہیں ہوتا۔حق خودارادیت برائے خوراک کا عوامی کنونشن اس وقت دنیا بھر کے لوگوں کی نظر میں آتا جا رہا ہے۔

یہ کنونشن حق خودارادیت برائے خوراک کے پہلوؤں کو آگے بڑھاتا ہے اور زراعت وخوراک کے شعبہ میں کمپنیوں کے قبضہ کے ساتھ ساتھ گلوبلائیزیشن کے آلہ کاروں مثلاً آئی ایم ایف، ورلڈ بینک اور ڈبلیوٹی او پر براہ راست تنقید کرتا ہے۔ آج زیادہ سے زیادہ سماجی تحریکیں حق خودارادیت برائے خوراک کے نظریہ کی حمایت کر رہی ہے۔ جیسے جیسے حق

خوداراد یت برائے خوراک کی پیروکاری بڑھ رہی ہے عالمی پالیسیوں میں اہم تبدیلیوں کے لیے دباؤ بڑھتا جارہا ہے۔

۲۔ بنیادی مسائل اور تحریکوں کے لیے کیمپین انگ اور پیروکاری

عالمی مالیاتی ادارے اور اقوام متحدہ

زیادہ تر ترقی پزیر ممالک میں ۱۹۸۰ کی دہائی سے لے کر اب تک عالمی بینک اور آئی ایم ایف کے تیار کردہ پالیسی آلات جنہیں اسٹرکچرل ایڈجسٹمنٹ پروگرام کہتے ہیں مسلط کیے گئے ہیں۔ خوراک اور زراعت کے شعبے میں عالمی بینک کی تشکیل کردہ پالیسیاں جو تجارتی شرائط پر محیط تحفظ خوراک پر مبنی تھیں پیش کی گئیں۔ عالمی بینک اور آئی ایم ایف کی پالیسیاں قرضوں کی فراہمی کو آزاد تجارت کے شرائط سے جوڑ کر پیش کرتے ہوئے نظر آئے جن کے نتیجہ میں ترقی پذیر ممالک کو اپنی زرعی منڈیوں کو سستے درآمدی اشیاء کے لیے کھولنا پڑا۔ دیگر معاشی ادارے مثلاً ایشیائی ترقیاتی بینک نے بھی خوراک وزراعت میں آزاد تجارتی پالیسیوں کو فروغ دینے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ اسی طرح اقوام متحدہ کے ذیلی ادارے مثلاً ایف اے او، یو این ڈی پی نے بھی عالمی مالیاتی اداروں کی تجویز کردہ تجارتی بنیاد پر تحفظ خوراک کے نظریہ کو فروغ دینے میں ساتھ دیا۔

حق خوداراد یت برائے خوراک کی پیروکاری کو اسٹرکچرل ایڈجسٹمنٹ کے شرائط کو ختم کرنے کے لیے آواز اٹھانی چاہیے۔ اس کے ساتھ ساتھ نام نہاد تخفیف غربت کے لیے اسٹریٹیجی پیپر کے خاتمہ کی بھی ضرورت ہے کہ یہ پالیسیاں عالمگیریت اور آزاد تجارت پر مبنی اصلاحات کو فروغ دیتی ہیں جو بہرصورت کمپنیوں کے فائدے کے لیے تشکیل دیے گئے ہیں۔ ان پالیسی آلات سے سب سے زیادہ نقصان چھوٹے کسانوں کو ہورہا ہے کیونکہ ان کو دی جانے والی مراعتوں کا خاتمہ اور دیگر خدمات کے شعبوں کو نجی شعبہ کے حوالے کردیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ اقوام متحدہ کے اداروں پر آزاد تجارتی طریقہ برائے تحفظ خوراک کی جگہ حق خوداراد یت برائے خوراک کو بطور ایک ڈھانچہ منوانے کا دباؤ بڑھانے کی ضرورت ہے۔

آزاد تجارت کے طریقہ کار

ڈبلیو ٹی او کے تحت ملکی تجارتی پالیسیاں عالمی معاہدے کے دائرہ کار میں آ گئی ہیں جن پر عمل درآمد ضروری ہے۔ وگرنہ ڈبلیو ٹی او سے منسوب تنازعات کے حل کے طریقہ کار کے تحت ملکوں پر مختلف پابندیاں لگائی جاسکتی ہیں۔ خوراک اور زراعت سے جڑی تجارتی پالیسیوں کے قوانین مثلاً ڈبلیو ٹی او کا زرعی معاہدہ حق خود ارادیت برائے خوراک کو بری طرح نظر انداز کرتا ہے۔ زرعی معاہدہ نہ صرف محصولات کے درجوں پر کنٹرول کرتا ہے بلکہ ملکوں کی اپنی پالیسی بنانے کی صلاحیت کو بھی محدود کرتا ہے۔ ڈبلیو ٹی او کے قوانین وسیع پیمانے پر ملکی پالیسیوں اور اقدامات پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ مثال کے طور پر محفوظ خوراک کے لیے ضوابط سے لے کر ذہنی ملکیت کی حفاظت کے اقدامات اور زرعی مراعتوں سے لے کر خوراک کے اجناس کے لیے مراعتی قیمت کے اقدامات اس کے دائرے کار کا حصہ ہیں۔

ڈبلیو ٹی او اور دیگر آزاد تجارتی معاہدوں کے ذریعہ آزاد تجارت زرعی حکمت عملیوں نے ترقی پزیر ممالک کے درمیانے اور چھوٹے درجے کے کسانوں کو عالمی منڈی میں دوسروں کے ساتھ براہ راست مقابلے میں ڈال دیا ہے۔ غریب ممالک کے کسان جو کہ دیگر پیداواری وسائل مثلاً زمین، پانی، بیج اور مال مویشی وغیرہ کی قلت کا شدید سامنا کرتے ہیں، کا مقابلہ امیر ملکوں کے بڑی تعداد میں مراعت حاصل کرنے والے کاشتکاروں سے کروایا گیا ہے۔ مثال کے طور پر نارتھ امریکن فری ٹریڈ ایگریمنٹ نے میکسیکو کے مکئی کے روایتی کاشتکار جن کے پاس بمشکل دس ایکڑ زمین ہے کا مقابلہ امریکی کاشتکاروں سے کروا دیا ہے جن کے پاس ۲۵۰۰ ایکڑ زمین پر مبنی کھیت ہیں۔

پس حق خود ارادیت برائے خوراک زراعت و خوراک کے تمام حوالوں سے ڈبلیو ٹی او کے اخراج کا مطالبہ کرتا ہے اور وقت کے ساتھ ڈبلیو ٹی او کو ختم کرتے ہوئے۔ اس کے بدلے ایک کثیر جہتی تجارتی نظام (ملٹی لیٹرل ٹریڈ یِنگ سسٹم) جو کہ منصفانہ تجارت اور حق خود ارادیت برائے خوراک پر مبنی ہو کو نافذ کرنے کی تجویز پیش کرتا ہے۔ بالکل اسی طرح دو طرفہ تجارتی معاہدے اور علاقائی تجارت اور سرمایہ کاری کے معاہدے جو کہ ڈبلیو ٹی او کے قوانین کے بنیاد پر بنے ہیں کا خاتمہ بھی ضروری ہے۔ حق خود ارادیت برائے خوراک کی وکالت کرنے والوں کے لیے یہ بھی ضروری ہے کہ وہ ملکوں کے درمیان مختلف معاہدوں اور تجارت اور سرمایہ کاری کے حوالے سے جاری بات چیت پر گہری نظر رکھتے ہوئے ان کو آگے بڑھانے کے اقدامات کو راستے میں روک دیں۔

زرعی سرمایہ کاری (کارپوریٹ زراعت)

آزاد تجارت زرعی پالیسیوں کے نتیجے میں زرعی زمین اور دیگر وسائل کا ارتکاز بڑے زمینداروں، زرعی کارپوریشنوں اور بڑے کاروبار کرنے والے دیگر تجارتی گروہوں تک ہوگیا ہے۔ بڑی کمپنیوں نے غذائی نظام اور منڈی اور عالمی غذائی پیداواری نظام پر اپنا اثر مزید بڑھا دیا ہے۔ پیداواری ذرائع، غذا کی تجارت اور غذا تیار کرنے والی شعبوں میں آپس میں انضمام اور خرید وفروخت بہت بڑھ گیا ہے۔

بہت سی بیج تیار کرنے والی کمپنیوں کو زرعی کیمیائی کمپنیوں نے خرید لیا ہے۔ ذہنی ملکیت پر حقوق کے نظام نے قدرتی وسائل جو کہ پہلے مقامی آبادیوں کی روایتی وراثت کا حصہ تھی اب کمپنیوں کی اجارہ داری کا حصہ بنانے میں مدد دی ہے۔ ان وسائل میں جینیاتی مواد اور زندہ اجسام مثلاً بیج اور مال مویشی کی نسلیں بھی شامل ہیں۔ ذہنی ملکیت کا نظام کسانوں کے درمیان بیج اور مویشی نسلوں کے آزادانہ تبادلے کو روکتا ہے اور دیگر یہ کہ کسانوں کے علم کو اپنے اختیار میں لے لیتا ہے۔

ان قوانین کا نتیجہ ہے کہ خوراک کی تجارت میں سویابین اور خوردنی اناج کے کاروباری معاملات پر چند کمپنیوں نے اختیار حاصل کرلیا ہے۔ دوسری فصلوں کے لیے بھی اسی طرح کا معاملہ ہے جیسے کیلے، اناس، کوکو وغیرہ۔ پچھلے بیس سال کے دوران کمپنیوں نے اپنا اختیار اور قبضہ خوراک پیدا کرنے کے طریقہ عمل، خردہ فروشی اور منسلک دیگر صنعتوں پر بڑھا لیا ہے۔ چھوٹے کاشتکاروں کا نہ صرف پیداواری ذریعوں پر اختیار ختم ہوگیا ہے بلکہ اپنے پیدا کردہ فصل کی قیمت اور اس کی تجارت کی شرائط پر بھی اختیار ختم ہوگیا ہے۔

حق خودارادیت برائے خوراک کی پیروکاری کی مہم کو زور دینا پڑے گا کہ قومی اور عالمی تجارتی پالیسیاں کمپنیوں کی اجارہ داری کو توڑ دیں تاکہ یہ کمپنیاں اپنے مفادات کے لیے زرعی پیداوار کی قیمتوں میں ردوبدل نا کر پائیں۔

حق خودارادیت برائے خوراک کی پیروکاری کے عناصر

تعلیم اور باہمی ہم آہنگی (نیٹ ورکنگ)

عوامی کنونشن برائے حق خودارادیت برائے خوراک کو بطور سیاسی آلہ کے ساتھ ساتھ لوگوں کی تعلیم اور شعور کو بڑھانے کے لیے استعمال کیا جانا چاہیے۔اس مسودے کو بڑے پیمانے پر تقسیم کرنا چاہیے اور اسمبلیوں میں بھی پیش کرنا چاہیے، تاکہ اس نظریہ کے لیے وسیع حمایت حاصل کی جاسکے۔حق خودارادیت برائے خوراک کے حوالے سے ایک قومی منصوبہ کے لیے مسودہ تیار کرنا چاہیے تاکہ اسے باہمی ہم آہنگی اور لوگوں کو جوڑنے کے لیے ایک مشترکہ پلیٹ فارم کے طور پر استعمال کیا جاسکے۔ پڑھنے کے لیے ایسے مواد کی تیاری جو زراعت اور خوراک اور حق خودارادیت برائے خوراک کے معاملوں سے تعلق رکھتے ہوں کی شدید ضرورت ہے۔ان معلوماتی مواد کو ایسے انداز میں تیار کیا جائے جو آسانی سے سمجھ آسکے،عوامی مقبولیت حاصل کرلے تاکہ زیادہ لوگوں تک پہنچایا جاسکے۔اجلاس اور مذاکرات بھی عوام کو آگاہی دینے کے موثر طریقے ہیں جو مباحثے پراکساتے ہیں اور زیادہ حمایت حاصل کرسکتے ہیں۔

حمایت حاصل کرنے کی کوشش/ترغیب کاری

خوراک وزراعت کی پالیسی پر اصلاحی مباحثوں میں حق خودارادیت برائے خوراک کو ایک متبادل ڈھانچہ کے طور پر پیش کرنا چاہیے۔اس مقصد کو پورا کرنے کے لیے انتظامی اور قانونی محکموں کے لیے پالیسی دستاویز تیار کرنا بہت ضروری ہے۔ان دستاویز کو حق خودارادیت برائے خوراک کے فریم ورک کے ذریعہ کارآمد پالیسی سازی کے راستے دیکھانے چاہیے۔ اصلاحات کے سوال پر پالیسی بنانے والوں سے رابطہ اور مباحثے کے لیے قانونی مجالس کا انعقاد کرنے کی ضرورت ہے۔ یہ بھی ضروری ہے کہ عوامی مباحثوں اور زرعی مسائل پر ہونے والے مشورات میں حق خودارادیت برائے خوراک کے نظریہ کو فروغ دیتے ہوئے پالیسی سازی پر اثرانداز کروانا چاہیے۔

منظّم متحرک مہم سازی (موبیلائیزیشن)

مختلف حلقوں خاص طور پر مزدور کسانوں ماہی گیروں، قدیم آبادیوں اور دیگر خوراک پیدا کرنے والوں کے ساتھ ساتھ صارفین کے گروپوں کو متحرک کیا جائے تاکہ آزاد تجارتی حکمت عملیوں جو کہ خوراک اور زراعت پر اثر انداز ہو رہی ہیں کے خلاف دباؤ بڑھایا جا سکے۔ اس تحریک کا مرکزی مقصد موجودہ رائج پالیسیوں کا خاتمہ اور تجویز کردہ آزاد تجارت پر مبنی پالیسیوں کے راستے میں رکاوٹ پیدا کرنا ہے۔

ڈبلیو ٹی او پر پیروکاری کے لیے مہم سازی پر بحث و مباحثہ کی ضرورت ہے۔ اس کے علاوہ اقوام متحدہ اور اس سے جڑے دیگر ادارے جو کہ زراعت خوراک، مزدور، صحت، زہریلی کیڑے مار ادویات اور دیگر مسائل پر کام کر رہے ہیں کی حمایت حاصل کرنے کے لیے بھی مہم کاری کی ضرورت ہے۔ اس کے علاوہ دیگر پلیٹ فارم کی تلاش اور نشاندہی کرنے کی ضرورت ہے جہاں پر حق خودارادیت برائے خوراک کے نظریہ کو آگے بڑھایا جا سکے۔

مباحثے کے لیے تجویز کردہ موضوعات اور کاروائیاں

کاروائی

ورکشاپ:

شرکاء کو تین گروہوں میں تقسیم کیا جائے۔ ہر گروہ مقامی حوالے سے خوراک سے جڑے کسی ایک انتہائی اہم مسئلہ کی نشاندہی اور وضاحت کرے۔ تمام گروہوں حق خودارادیت برائے خوراک کے بنیاد پر پالیسی تجاویز کرنے کی کاروائی میں حصہ لیں۔ مثلاً موجودہ کسی پالیسی میں ترمیم یا اس کے خاتمہ کی تجویز اور اس کے بدلے ایک متبادل پالیسی پیش کرتے ہوئے مسئلہ کی حل کی طرف نشاندہی کی جائے۔ اس کے ساتھ ساتھ اس پالیسی پر جدوجہد کے لیے پیروکاری کا پلان ترتیب دیا جائے۔

یہ پیروکاری کا پلان اپنے اہم اہداف مثلاً مقامی، قومی پالیسی بنانے والے حکومتی ادارے، غیر ملکی عالمی ادارے، کمپنیوں

کا ضرور تعین کرے۔ اس کے ساتھ ساتھ ان اہداف کو حاصل کرنے کے طریقے کار مثلاً تعلیم، نیٹ ورکنگ، جدوجہد اورتحریک واضح کرے جو کہ تینوں سطحوں یعنی مقامی، قومی اور عالمی سطح پر ترتیب دی گئی ہوں۔

ہر گروپ پالیسی پیروکاری کا پلان تبادلہ خیال اور تجزیہ کے لیے بڑے گروپ میں پیش کرے گا۔

حوالہ جات اور مزید مطالعہ کے لیے مواد

- وینڈ فُر، مائیکل اینڈ جینی جونسین ۲۰۰۵۔فوڈ سورنٹی: ٹوورڈز ڈیموکریسی ان لوکیلائیز ڈ فوڈ سسٹمز۔ واروک شائر: آئی ٹی ڈی جی پبلیشنگ اینڈ فے یان انٹرنیشنل۔
- ڈرافٹ فریم ورک فار نیشنل پروگرام آن فوڈ سورنٹی۔ پرنٹیڈ ان پیپلز کاروان ۲۰۰۴ فار فوڈ سورنٹی پروسیڈینگز۔ پیسٹی سائیڈ ایکشن نیٹ ورک ایشیا اینڈ دی پیسفک، فروری ۲۰۰۵۔
- ٹوہان، اینٹونیو جونیئر۔ ''کونسیپچوئل ایشوز آن فوڈ سورنٹی۔'' ٹریننگ آن فوڈ سورنٹی، کلکتہ، ہندوستان، ۱۹ سے ۲۱، ستمبر ۲۰۰۵۔
- لاویا کمپاسینا۔ ''دی رائٹ ٹو پروڈیوس اینڈ دی ایکسس ٹو لینڈ۔ فوڈ سورنٹی: اے فیوچر وِتھ آؤٹ ہنگر۔'' روم، اٹلی نومبر ۱۹۹۶۔
- ٹوہان، اینٹونیو جونیئر۔ ''کومپونینٹس آف فوڈ سورنٹی پلیٹ فارم اینڈ پروگرام امپلیمینٹیشن۔'' ٹریننگ آن فوڈ سورنٹی، کلکتہ، ہندوستان، ۱۹ سے ۲۱، ستمبر ۲۰۰۵۔
- وینڈ فُر، مائیکل اینڈ جینی جونسین ۲۰۰۵۔فوڈ سورنٹی: ٹوورڈز ڈیموکریسی ان لوکیلائیز ڈ فوڈ سسٹمز۔ واروک شائر: آئی ٹی ڈی جی پبلیشنگ اینڈ فے یان انٹرنیشنل۔
- دی پیپلز کنونشن آن فوڈ سورنٹی۔ مندرجہ ذیل ویب سائٹ پر دیکھا جا سکتا ہے:

http://www.aprnet.org/index.php?a=show&t=conferences&c=AsiaPacific%20Peoples%20Convention%20on%20Food%20Sovereignty&i=18.

اس کے علاوہ یہ دستاویز پیپلز کاروان ۲۰۰۴ فار فوڈ سورنٹی پروسیڈینگز۔ پیسٹی سائیڈ ایکشن نیٹ ورک ایشیا اینڈ دی پیسفک، فروری ۲۰۰۵۔

- ساپے، گلبرٹ۔ ''ایڈوکیسی کمپیننگ فار پیپلز فوڈ سورنٹی''۔ ٹریننگ آن فوڈ سورنٹی، کلکتہ، ہندوستان، ۱۹ سے ۲۱، ستمبر ۲۰۰۵۔

ماڈیول۴

پیروکاری پر اختیاری باب

مقصد

یہ مختصر مضمون ان لوگوں کے لیے ہے جن کا پیروکاری یا حمایت سازی کا تجربہ محدود ہے اور جو اس کی بنیادی نکات اور موثر پیروکاری کے بارے میں ضروری معلومات چاہتے ہیں۔(یہ تجویز ہے کہ اس ماڈیول کو ماڈیول ۳ سے پہلے زیرِ غور لایا جائے۔)

وقت ایک گھنٹہ

پیروکاری کیا ہے

پیروکاری ایک ایسا کام یا عمل ہے جس میں کسی مقصد کے لیے وکالت کی جائے۔ یہ لوگوں کو عملی جدوجہد کے لیے آمادہ کرتا ہے۔ پیروکاری کا مقصد سفارشات یا تجاویز پیش کرتی ہے۔ پیروکاری خیالات کو بڑھانے میں معاون، تعاون، دفاع اور چلینج پیش کرنے کے لیے استعمال کی جاتی ہے۔

پالیسی کے لیے پیروکاری

پالیسی پیروکاری عوامی پالیسی مقاصد کے حصول کے لیے مختلف منظّم لائحہ عمل اور طریقوں کا استعمال ہے۔ پالیسی

پیروکاری عوامی مطالبے کو مختلف حکومتی سطحوں پر پیش کرتا ہے تاکہ عوامی مباحثہ کے لیے موقع فراہم کیا جاسکے۔ پالیسی پیروکاری ان گروہوں کو ساتھ لے کر چلتی ہے جو کسی پالیسی کے زیر اثر آئے ہوئے ہوتے ہیں۔ پیروکاری کا مقصد ان طاقتور طبقوں رگروہوں کو چیلنج کرنا ہے جو اس پالیسی کو بدلنے میں اثر انداز ہو سکتے ہیں اور ساتھ ساتھ متبادل تجاویز پیش کرتی ہے۔ پیروکاری مندرجہ ذیل چار شعبوں پر خاص توجہ دیتی ہے۔

(ا) قانون بنانے والے نظام　　(۲) انتظامی اعلیٰ مراکز

(۳) ریگولیٹری ایجنسی (ضوابط قائم کرنے والے ادارے) اور　　(۴) عدلیہ

پیروکاری اور بڑے پیمانے پر تحریک اور منظّم کاروائیوں میں فرق

پالیسی پیروکاری کا مقصد موجودہ رائج یا پیش کی جانے والی پالیسیوں میں تبدیلیاں اور دوسری طرف اس حوالے سے متبادل حل پیش کرتا ہے۔ عوامی تحریکوں کا مقصد قوانین اور پالیسیوں میں ترمیم سے کہیں بڑا ہوتا ہے۔ عوامی تحریک پالیسی پیروکاری کو اپنے مقاصد کو حاصل کرنے کے لیے ایک حصہ کے طور پر استعمال کر سکتی ہے۔

پیروکاری کیوں؟

(ا) اپنے مخصوص نتائج اور مقاصد کے حصول کے لیے ایک پالیسی اور ڈھانچے کا قیام۔

(۲) اضافی مدد اور وسائل پیدا کرنے کے لیے۔

(۳) ترقی کے عمل میں مدد کے لیے ایسے طریقے کار پیش کرنا جن کے ذریعہ لوگوں کی شمولیت اور شرکت ہو سکے۔

(۴) فرد کو ایسے مواقع فراہم کرنا جہاں وہ اپنے خیالات کا اظہار کر سکے اور اس طرح عوامی طاقت حاصل کی جاسکے۔

(۵) عوام دوست پروگرام مرتب کرنے کے لیے۔

پیروکاری کے مقاصد

فوری مقاصد

- قوانین اور ضابطوں میں تبدیلی۔
- متعلقہ سیاسی حیثیت حاصل کرنا۔
- مسائل کے سلسلے میں عوامی آگاہی میں اضافے کے لیے۔
- تجربہ اور اندرونی عوامی طاقت حاصل کرنے کے لیے۔

دیرپا مقاصد

- معاشرتی اداروں میں بتدریج اثر اور تبدیلی لانے کے لیے۔
- بہتر سیاسی حیثیت حاصل کرنے کے لیے اور سماجی تبدیلی کے لیے آلات حاصل کرنے کے لیے۔
- معاشرتی تبدیلی کے لیے عوام میں تنقیدی شعور بڑھانے کے لیے۔
- جمہوریت کے لیے مختلف عناصر کی تعمیر کے لیے۔

پیروکاری کے لیے پانچ بنیادی اقدام

ا۔ پیروکاری کے لیے کلیدی گروہوں کی شناخت

- سرکاری افسران۔
- منصوبے سے متعلقہ دیگر تمام افراد، ادارے اور گروہ۔
- دیگر تنظیمیں اور ادارے۔
- ذرائع ابلاغ کے نمائندے۔
- عوام

۲۔ یہ فیصلہ کرنا کہ کلیدی گروہوں تک پہنچنے کے لیے کون سا مناسب ترین طریقہ ہے؟

مختلف افراد/گروہوں کی مختلف ترجیحات ہوتی ہیں۔ ان کے اپنے لائحہ عمل، مقاصد اور اقدار ہوتے ہیں۔ اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ وہ اپنی اپنی ترجیحات کی بنیاد پر متوجہ ہوں گے۔

۳۔ واضح پیغام جسے لوگ سمجھ سکیں

موثر ثابت ہونے کے لیے آپ کو متاثر کن بنیادی حقائق کی شناخت کرنے کی ضرورت ہے جس سے آپ اپنے کلیدی گروہوں کی توجہ حاصل کر سکیں اور ان تک اپنا نظریہ پہنچا سکیں۔ اس سے آپ کو ایک موثر پیغام دینے اور پیروکاری منصوبے بنانے میں مدد ملے گی اور مناسب ترین ذریعہ ابلاغ کو منتخب کرنے کا موقع ملے گا۔

۴۔ لوگوں کے دل ودماغ تک رسائی

مخصوص افراد کو مخاطب کرنے کے لیے ضروری ہے کہ ان کی اقدار کو سمجھیں جس کی بنیاد پر ان کی ترجیحات اور نقطہ نگاہ تشکیل پاتی ہے۔

۵۔ نظریات میں تبدیلی لانا

لوگوں کو اپنے خیالات کے موافق بنانے کا کام بے حد طویل اور سخت محنت طلب ہے۔ آپ کے عمل میں برداشت، تخلیقی عمل اور نظریاتی ایمانداری کا موجود ہونا ضروری ہے کیونکہ آپ لوگوں کو ان کی رائے اور خیالات میں ایسی تبدیلی لانے کو کہہ رہے ہیں جسے وہ زندگی بھر اپناتے رہے ہیں۔

پیروکاری کے لیے لائحہ عمل

ا۔ تعلیم

- تحقیق اور اشاعت۔
- آبادیوں میں موجود تنظیموں سے تعلق بڑھانا۔
- فورم اور تعلیمی اجلاس۔

۲۔ ذرائع ابلاغ میں تشہیر

۳۔ حکومتی افسران کو ہم خیال بنانا رترغیب سازی

- کابینہ کے ارکان اور حکومت کے افسران جو آپ کے نقطہ نظر سے اتفاق رکھتے ہوں سے تعلق قائم کرنا۔
- بحث ومباحثہ میں شراکت۔
- حکومت کی طرف سے منعقد کیے گئے عوامی جلسوں رمباحثوں میں شرکت کرنا۔

۴۔ نیٹ ورکنگ رباہمی ہم آہنگی

- افراد اور تنظیموں سے تعلق قائم کرنا۔
- تحقیق اور شائع شدہ اشیاء کا تبادلہ۔
- موثر طور پر اثر انداز ہونے کے لیے وسائل کو یکجا کرنا۔

۵۔ عوامی لائحہ عمل

- مذاکرات
- احتجاجی مظاہرے

پیپلز کوالیشن آن فوڈ سورنٹی دیگر نچلی سطح کے خوراک پیدا کرنے والی گروہوں، مزدور کسان اوران کی دوست تنظیموں جو کہ حق خودارادیت برائے خوراک کو پایہ تکمیل تک پہنچانے میں مدد گار ہیں۔

پیسٹی سائیڈ ایکشن نیٹ ورک (پین اے پی) ایک عالمی سطح پر کام کرنے والا نیٹ ورک ہے جس کا مقصد زہریلی کیڑے مار ادویات سے ہونے والا انسانی اور ماحولیاتی نقصان کو ختم کرنا ہے۔اس کے علاوہ یہ ادارہ تنوع حیات (بائیوڈائیورسٹی) پر مبنی روایتی کھیتی باڑی کو فروغ دیتا ہے۔ پین اے پی عوام خاص کر کے عورتوں، زرعی مزدور، مزدور کسان اور روایتی گروہوں (اینڈ یجینس) میں عوامی قوت کو بڑھانے پر یقین رکھتا ہے۔

People's Coalition on Food Sovereignty (PCFS)
c/o PAN AP
P.O Box 1170, 10850 Penang, Malaysia
Tel: 604-6570271/6560381 Fax: 604-6583960
E-Mail: secretariat@foodsov.org
Website: www.foodsov.org

Roots for Equity
B-260, Block-6, KDA Scheme 24,
Gulshan-e-Iqbal, Karachi, Pakistan.
Phone: 021-4984409. E-mail: roots@super.net.pk

پیپلز کوالیشن آن فوڈ سورنٹی دیگر نچلی سطح کے خوراک پیدا کرنے والی گروہوں، مزدور کسان اور ان کی دوست تنظیموں جو کہ حق خودارادیت برائے خوراک کو پایہ تکمیل تک پہنچانے میں مددگار ہیں۔

پیسٹی سائیڈ ایکشن نیٹ ورک (پین اے پی) ایک عالمی سطح پر کام کرنے والا نیٹ ورک ہے جس کا مقصد زہریلی کیڑے مار ادویات سے ہونے والا انسانی اور ماحولیاتی نقصان کو ختم کرنا ہے۔ اس کے علاوہ یہ ادارہ تنوع حیات (بائیوڈائیورسٹی) پر مبنی روایتی کھیتی باڑی کو فروغ دیتا ہے۔ پین اے پی عوام خاص کر کے عورتوں، زرعی مزدور، مزدور کسان اور روایتی گروہوں (اینڈیجنس) میں عوامی قوت کو بڑھانے پر یقین رکھتا ہے۔

People's Coalition on Food Sovereignty (PCFS)
c/o PAN AP
P.O Box 1170, 10850 Penang, Malaysia
Tel: 604-6570271/6560381 Fax: 604-6583960
E-Mail: secretariat@foodsov.org
Website: www.foodsov.org

Roots for Equity
B-260, Block-6, KDA Scheme 24,
Gulshan-e-Iqbal, Karachi, Pakistan.
Phone: 021-4984409. E-mail: roots@super.net.pk